REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۴۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- سید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۹ محرم ۱۴۰۵ ہجری — ۲۵ اخاء ۱۳۶۳ ہش — ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت موصولہ اطلاعات کے مطابق لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ اور دینی امور کی سر انجام دہی میں مصروف ہیں۔ احباب اپنے محبوب امام عالی مقام کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۷ اخاء (اکتوبر) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کانپور میں منعقد ہونے والی آل یوپی کانفرنس میں شرکت کے لئے قادیان سے روانہ ہو چکے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں قائمقام ناظر اعلیٰ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز و قائمقام امیر مقامی محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب کرے آمین۔ ● مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان کے بخیریت درویشان کرام ...

# پاکستان میں حکومت کا احمدیت کے خلاف معاندانہ رویہ اور اس کے حقیقی اسباب

ایک شیدائے لاگت مبصر کے قلم سے!

گزشتہ تقریباً دو سال سے ایک منظم طریقہ پر حکومت نے اپنے زیر نگیں مولویوں کو کھلی چھٹی دے رکھی تھی کہ احمدیوں کے خلاف عوام میں نفرت پھیلائیں اور عوام کے جذبات کو جماعت کے خلاف بھڑکائیں۔ اور اس کام کے لئے ملک کے تمام ذرائع ابلاغ، ٹی وی، ریڈیو اور اخبار ان کی خدمت کے لئے حاضر کئے گئے تھے۔ اور جماعت کو جواب دینے کی اجازت نہیں تھی۔ ان تمام کوششوں کے باوجود جماعت کے خلاف عوام کو بھڑکانے کی یہ سازش کلیتہً ناکام ہو گئی۔ اور پاکستان میں کسی جگہ بھی مخالفین کا نہ کوئی جلسہ کامیاب ہو سکا، نہ کوئی بڑا عوامی جلوس نکلا، نہ ہی کسی مشتعل ہجوم نے احمدیوں کی مساجد جلائیں اور گھر لوٹے۔ اکا دکا جو واقعات ہوئے وہ تمام کرائے کے غنڈوں سے کروائے گئے۔

۲:- اس ناکامی سے گھبرا کر آخر پاکستان کے فوجی صدر ضیاء صاحب کو خود ہی کھل کر اشتعال انگیزی کی اس مہم میں شامل ہونا پڑا۔ چنانچہ کراچی کی ایک ایسی تقریب میں جس کا اس موضوع سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ بھری محفل میں اُن کی تقریر کو کاٹتے ہوئے ایک کرایہ کے مولوی سے سوال کروایا گیا کہ آپ واضح کریں کہ احمدیوں کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؛ ضیاء صاحب نے تسلیم کرتے ہوئے کہ موجودہ موضوع سے اس بات کا کوئی تعلق نہیں، اس سوال کی اہمیت کو بھی سراہا۔ اور جواب دیا کہ

"میں احمدیوں کو کافر بلکہ کافروں سے بھی بدتر سمجھتا ہوں۔ اور اگر آپ اس جواب سے خوش نہیں تو میں اس سے بھی زائد بہت کہنے کو تیار ہوں"۔

صاف ظاہر ہے کہ اس ذریعہ سے صدر صاحب عوام کو یہ پیغام دینا چاہتے تھے کہ اس نفرت کی تحریک میں نہ صرف وہ خود شامل ہیں بلکہ اسے حکومت کی مکمل سرپرستی حاصل ہے۔ اس حوصلہ افزائی کے باوجود بھی حکومت کو نفرت کی آگ بھڑکانے میں کوئی کامیابی نہ ہو سکی۔ کیونکہ پاکستانی عوام بہت حد تک باشعور ہو چکے ہیں؛ اور سمجھ چکے ہیں کہ اب تک ملک میں مذہب کے نام پر کیا کیا چالیں چلی جاتی ہیں۔

۳:- کچھ عرصہ انتظار کے بعد جب ضیاء الحق صاحب کو اندازہ ہوا کہ اُن کی اور مولویوں کی کوششوں کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا تو انہوں نے فتنہ کی چنگاری کو مزید تیل مہیا کرتے ہوئے ایک تقریر میں کہا کہ

"اگر احمدی اپنی تبلیغی کارروائیوں سے باز نہ آئے تو حکومت اور عوام مل کر اُن کا سر کچل دیں گے"۔

مگر اس زور دار شہہ کے باوجود استبداد کے ستائے ہوئے عوام نے ان کی اس انگیخت کو بھی رد کر دیا۔ اور اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں چلنے والی یہ مبینہ عوامی تحریک حقیقتاً پاکستان کی گلیوں میں چلنے والی کسی خوفناک عوامی تحریک میں تبدیل نہ ہو سکی۔ اور حکومت اس بارے میں بھی یہ نتیجہ حاصل کرنے میں ناکام رہی کہ عوام کی سیاسی

(آگے مسلسل ص۲ پر)

## جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نفرتوں کو مذہبی نفرتوں میں تبدیل کرکے اُن کا رُخ اپنی حکومت کی بجائے ایک کمزور مذہبی جماعت کی طرف پھیر دیا جائے۔ اور خود اِس تحریک کا ہیرو بن کر عوامی ہر دلعزیزی حاصل کی جائے۔

۴ :- اِس ذلّت آمیز ناکامی کے باوجود حکومت کے اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ یہی ڈھنڈورا پیٹتے رہے کہ تحریک نہایت خطرناک صُورت اختیار کرگئی ہے اور کوئی زبردست دھماکہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ بالآخر ایک نہایت جاہلانہ اور متعصبانہ آرڈی نینس پیش کردیا گیا اور ساتھ ہی حکومت نے سارے ملک میں اس کی جھوٹی کامیابی کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کردیا۔ یہ ہے وہ ڈرامہ جو ضیاء صاحب نے پاکستان میں کھیلا ہے۔ بظاہر پاکستان کی سیاست تک محدود ہے لیکن درحقیقت اسلامی ممالک کے خلاف امریکہ کی عالمی حکمتِ عملی کا ایک حصّہ ہے۔

## اِس قانون کے بنانے کی دو بڑی وجوہات

۱ :- ایک تو اس قانون سے ضیاء صاحب یہ فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں کہ وہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کو باور کراسکیں کہ وہ ان کے مفادات کے پُوری طرح امین ہیں۔ اور ان کے چند سالہ دورِ حکومت میں پاکستانی عوام کے اندر مذہبی رجحان انتہائی شدّت اختیار کرچکا ہے لہٰذا اشتراکیت سے اس مُلک کو کوئی خطرہ لاحق نہیں رہا۔ اور فضا مکمل طور پر اس امر کے لئے سازگار ہوچکی ہے کہ یہاں ایک جابرانہ مذہبی ڈکٹیٹر شپ قائم کردی جائے جو پُوری قوت کے ساتھ اشتراکیت کا نظریاتی مقابلہ کرسکے اس زاویۂ نظر کی تائید میں مفروضہ کے طور پر کامیاب اینٹی احمدیہ تحریک کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا تھا کہ وہ عوام جو احمدیوں کے خلاف ایک معمولی نظریاتی اختلاف کو بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ کیسے ممکن ہے کہ وہ اشتراکیت کے نظریات کو پہنچنے کی اجازت دیں۔ امریکہ کے نائب صدر کے پاکستان کے دورہ سے پہلے اس آرڈی نینس کا نفاذ اس سوچی سمجھی سازش کی ایک واضح کڑی ہے جو اس کی مزید نقاب کشائی کرتی ہے۔

۲ :- دوسرا فائدہ جو اِس آرڈی نینس کے نفاذ سے حاصل کرنا مقصود تھا وہ اندرونِ ملک سیاسی دباؤ کو بڑھانا تھا۔ اور سیاسی جماعتوں کے نام گویا یہ پیغام تھا کہ آج کے بعد تمہارے خلاف ہر قسم کی طاقت استعمال کرنے کے لئے ہمیں کسی منطقی سہارے یا جواز کی ضرورت نہیں۔ جس اسلام کے نام پر احمدیوں کے حقوق کو کچلا جاسکتا ہے، اُسی اسلام کے نام پر تمہارے تمام سیاسی حقوق کو بھی یہ کہہ کر پامال کیا جاسکتا ہے کہ اسلامی نظریاتی ریاست میں مغربی جمہوریت کے نام پر چلنے والی کسی لادینی تحریک کو چلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ لہٰذا اپنی اکثریت کے باوجود تمہیں بھی اس مُلک میں ایک تیسرے درجہ کی سیاسی اقلیت کے طور پر رہنا ہوگا یا پھر ہمارے اندر شامل ہوکر دیگر مفاد پرستوں کی طرح تم بھی اسلام کے نام پر حکومت کے مزے لُوٹ سکتے ہو۔

## مضحکہ خیز جھوٹ

صدارتی آرڈی نینس میں جس بے دردی سے بُنیادی انسانی حقوق پامال کئے گئے ہیں اس پر آزاد دُنیا کے ممالک پاکستان سے جو احتجاج کررہے ہیں اس کے جواب میں پاکستان کے صدرِ محترم کی طرف سے یہ مضحکہ خیز عذر پیش کیا جارہا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو عوام الناس احمدیوں کے خلاف اتنا مشتعل ہوجاتے کہ اُن کے جان و مال کی حفاظت حکومت کے بس کی بات نہ رہتی۔ لہٰذا یہ آرڈی نینس احمدیوں کے خلاف نہیں بلکہ اُن کے حق میں ہے۔ کہتے ہیں جھُوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ مگر اِس جھُوٹ کا نہ تو سر ہے نہ پاؤں۔ اصل صورتِ حال یہ ہے :-

۱ :- موجودہ حکومت خود احراری، دیوبندی علماء کی سرپرستی کرکے دو سال سے سرتوڑ کوشش کررہی تھی کہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف اشتعال پیدا ہو اور پاکستان کے حقوق سے محروم عوام کا رُخ حکومت کی طرف سے ہٹا کر احمدیوں کی طرف پھر جائے۔ حکومت اس کوشش میں ناکام رہی اور کوئی حقیقی عوامی تحریک نہ چل سکی۔

۲ :- نوّے فیصد عوام کا ردِّ عمل اِس آرڈی نینس کے خلاف ہے۔ اگر عوامی دباؤ کا نتیجہ ہوتا تو برعکس صورتِ حال ہونی چاہیئے تھی۔

۳ :- سیاسی راہنماؤں نے بھی کھُل کر اِس آرڈی نینس کی مخالفت کی۔ اگر عوامی مطالبہ ہوتا تو ہرگز سیاستدان یہ جرأت نہ کرسکتے۔

۴ :- احمدیوں کی جان و مال اور شہری آزادی پر اور اُن کی مساجد پر جس طرح حکومت کے علماء آرڈی نینس سے پہلے چند شرپسندوں سے حملے کروا رہے تھے۔ آرڈی نینس کے بعد بھی اُن کی یہ انسانیت کش کوششیں جاری ہیں اور جہاں جہاں بھی شریف النفس انتظامیہ اور پولیس نے ایسے علماء اور اُن کے چیلوں کے خلاف کارروائی کی کوشش کی حکومت نے دباؤ ڈال کر اُن کو انتظامیہ کی پکڑ سے بچایا۔

۵ :- مُلّانوں کے ایک مخصوص گروہ کو حکومت نے آرڈی نینس کے بعد بھی چھُٹی دے رکھی ہے کہ کھُلم کھُلا احمدیوں کے خلاف قتل و غارت اور لوٹ مار کی تعلیم دیں۔ اور اُن کی مساجد کو منہدم کرنے پر عوام کو اُکسائیں۔ اِسی طرح پہلے سے بڑھ کر شدت کے ساتھ اپنے مطالبات پیش کرنے کی بھی اُن کو کھُلی چھُٹی ہے۔ ان مطالبات میں یہ مطالبہ بھی شامل ہے کہ اُن کو زبردستی مُسلمانوں سے الگ ایسا مضحکہ خیز لباس پہنایا جائے کہ دیکھنے میں یہ تماشے کے جانور نظر آئیں۔ اور یہ مطالبہ بھی شامل ہے کہ ان کو علماء کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ وہ اپنے چیلوں چانٹوں کے ساتھ مل کر ان کو سنگسار کریں۔ علاوہ ازیں اُن کے نام زبردستی تبدیل کردیئے جائیں۔

( باقی دیکھئے صد ۱۳ پر )

## غلبۂ دین کا ضامن !!

کتنے خوش بخت ہیں ہم کتنا حسیں ہے یہ نظام
جلوہ افروز سدا رہتا ہے اِک ماہِ تمام
نورؓ و محمودؓ ملے ناصرِؒ ملّت بھی ملے !
منبعِ جُود و کرم تھے یہ بزرگانِ کرام
ایک سے ایک مِلا گوہرِ نایاب ہمیں
آج مہدیؑ کی جماعت کا ہے طاہر سا امام
اُس کی آواز میں شوکت ہے نگاہوں میں پیار
دِل کی گہرائی میں جاتا ہے اُتر اس کا کلام
ایک عاصی کو بھی سینہ سے لگا لیتے ہیں
دستِ اطہر سے عطا کرتے ہیں عرفان کا جام
نُورِ ایمان سے دِل ہوتے ہیں روشن اُن کے
آپ کی دِید سے محظوظ جو ہوتے ہیں غلام
ابنِ محمودؓ کو یا ربّ ہو عطا عُمرِ طویل
ہے بصد عجز دُعا گو ترا ناچیز غُلام
اَے خُدا ! شمعِ خلافت کو فروزاں رکھیو
غلبۂ دین کا شبّیر ہے ضامن یہ نظام

★ خاکسار شبّیر احمد واقفِ زندگی۔ وکیل المال اوّل ربوہ

## منظوری صدر مجلس خُدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ماہ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء تک کے لئے مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور کی حیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت منظوری مرحمت فرمائی ہے۔
اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے موصوف کی تائید اور راہنمائی فرمائے اور اس اہم ذمہ داری کو بطریق احسن پورا کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

# خطبہ جمعہ

## سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ تبوک (ستمبر) ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

> حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔
گذشتہ خطبے میں مَیں نے قرآن کریم کی آیات سے استنباط کرتے ہوئے جماعت پر یہ واضح کیا تھا کہ جہاں تک قرآنی تعلیم کا منشاء اور مدعا ہے۔

### کوئی حکومت بھی جو انصاف سے عاری ہو

حکومت کہلانے کا حق نہیں رکھتی اور کوئی عدالت بھی جو انصاف سے عاری ہو شرعی عدالت کہلانے کا حق نہیں رکھتی۔ اس سلسلے میں ایک اسلامی کہلانے والی حکومت میں جو کچھ انصاف کے نام پر ہو رہا ہے اُس کی چند مثالیں مَیں نے آپ کے سامنے پیش کی تھیں۔ آج میں ایک ایسی عدالت کا ذکر کرتا ہوں جو شرعی کہلاتی ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ انصاف کے مطابق کام کر رہی ہے۔ یا انصاف سے عاری ہے اگر یہ قطعی طور پر ثابت ہو کہ وہ عدالت انصاف پر قائم نہیں تو قرآن کریم کی بات مانی جائے گی۔ اُس عدالت کا دعویٰ نہیں مانا جائے گا۔ اور اگر کسی ایسی عدالت کو شرعی عدالت نہیں کہا جائے گا۔ یا تسلیم نہیں کیا جائے گا تو قرآن کریم کی رو سے انصاف پر مبنی فیصلے نہیں کرتی۔ ہمارا جو معاملہ بعض احمدی وکیلوں نے پاکستان میں قائم کردہ ایک شرعی عدالت میں پیش کیا اُس کے تفصیلی فیصلے کا تو ابھی انتظار ہے۔ اور جب بھی وہ تفصیلی فیصلہ آئے گا یہ اُن وکلاء کا کام ہے جنہوں نے ابتداءً مقدمہ پیش کیا تھا کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ آیا اس کی اپیل کسی بالا عدالت مثلاً سپریم کورٹ میں کرنی ہے یا نہیں کرنی اور جو دلائل وہ دیں گے اُن کو دیکھیں کہ کس حیثیت سے اُن دلائل کے اوپر بحث ہونی چاہئے۔ میرا یہ کام نہیں۔ مَیں تو صرف اس حصے سے متعلق کچھ بیان کروں گا کہ آیا اُس عدالت کا فیصلہ

### قرآن کی رُو سے مبنی بر انصاف

ہے یا نہیں۔ اگر انصاف پر مبنی نہیں ہے تو اُس کا یہ حق بہر حال نہیں ہے کہ اپنے آپ کو شرعی عدالت سمجھے فیصلے کا جو خلاصہ انہوں نے بڑا افراتفری میں فوری طور پر لکھ کر دیا ہے اُس کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ پر کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کو کسی بنیادی حق سے محروم نہیں کیا گیا اور حکومت، جماعت احمدیہ کو اجازت دیتی ہے کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو چاہو تو نبی تسلیم کرو، شوق سے کرو اور مسیح موعود ماننے ہو تو بے شک مانو۔ جب یہ دو باتیں تمہیں بتا دی گئی ہیں۔ حکومت کی طرف سے، کہ تم اپنے سلسلے کے بانی کو نبی بھی یقین کرو اور مسیح موعود بھی تسلیم کرو۔ تو پھر تمہیں کیا اعتراض ہے۔ پھر کیسے کہہ سکتے ہو کہ تمہارے بنیادی حقوق میں دخل اندازی ہو رہی ہے۔

### یہ ہے خلاصہ اُس منطق کا

لیکن اس کے ساتھ ہی اُن کے کچھ ضمنی پہلو بھی ہیں فیصلہ یہ ہے کہ اگرچہ تمہیں یہ تو حق ہے بنیادی طور پر کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نبی تسلیم کرو لیکن نبی کے لوازمات اُس کے متعلق استعمال نہیں کرنے۔ نبی جس چیز کو کہا جاتا ہے اُس کے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں اُن میں سے کوئی نتیجہ بھی اُس کے بارے میں ہم تمہیں اختیار کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مثلاً جب کوئی انسان کسی کو نبی تسلیم کرتا ہے۔ تو اُس کے متعلق مسنون دعائیں جو نبی کے لئے ثابت ہیں قرآن سے بھی اور سنت سے بھی، وہ خود بخود زبان پر آتی ہیں۔ "علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے بغیر کوئی شخص کسی نبی کا ذکر نہیں کرتا۔ تو عدالت کہتی ہے دیکھو ہم نے تمہیں بنیادی حق سے تو محروم نہیں کیا نبی تو تسلیم کرنے دیا ہاں نبی کے لوازمات ہم نہیں مانیں گے۔ نبیوں والا سلوک نہیں کرنے دیں گے اُس سے۔ صرف نبی تسلیم کرنے دیں گے اور تمہارے بنیادی حق پر کوئی برا اثر نہیں پڑا کہتے ہیں، نبی جس کو تسلیم کیا جاتا ہے اس کی اطاعت بھی کی جاتی ہے۔ اُس کی تعلیم پر عمل بھی کیا جاتا ہے لیکن ہم تمہیں نبی تسلیم کرنے کی تو اجازت دیتے ہیں اُن کی تعلیم پر عمل کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتے۔

### وہ تعلیم کیا ہے

جس کو ہم نے نبی تسلیم کیا اُس نے ہمیں کیا کہا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> "ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اِباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول ؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض، کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔"
>
> (ایام الصلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

جس کو نبی سمجھتے ہو اس کی تعلیم پر عمل نہیں کرنا' یہ اعلان بن گیا۔ کیونکہ جس کو ہم نبی سمجھتے ہیں وہ تو یہ کہتا ہے جو میں نے پڑھ کے سنایا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک مساجد پر اگر لکھنے کی اجازت نہ ہو تو کہا یہ جاتا ہے کہ اس میں انصاف میں کوئی اثر نہیں پڑا۔ سو فیصدی قرآن اور سنت کے مطابق تم سے معاملہ کیا جا رہا ہے۔

### امر واقعہ یہ ہے

کہ حکومت کے نمائندوں کے ساتھ پولیس اور بعض دفعہ فوج کے سپاہی آتے ہیں اور احمدیوں کو مجبور کیا گیا ہے کہ اپنی مساجد پر سے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لکھا ہوا مٹا ڈالیں اور بلا استثنیٰ ہر موقعے پر احمدی نے یہی

"عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے۔"
(کشتی نوح صفحہ ...)
پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۸ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۳...۷
فون:۔ 27-0441
گرام:۔ "GLOBEXPORT"

جواب دیا ... اپنے ہاتھوں سے نہیں مٹائیں گے نہ تمہارے ملا کو مٹانے دیں گے جو چیز قیامت تک ہر یہ نظر تی ہے۔ گھر سے جو تم نے کہا ہے کہ ہاں اگر حکومت اپنے ہاتھ سے مٹانا چاہتی ہے اپنے کارندوں کے ذریعہ مٹوانا چاہتی ہے، تو کرے خود، ہم یہ لعنت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں چنانچہ

## حکومت کے نمائندوں نے یہ لعنت قبول کی

اور اپنے ہاتھوں سے کلماتِ طیبہ کو مٹایا گیا۔ ایک جگہ نہیں، دو جگہ نہیں، بیسوں ایسی مثالیں ہیں۔ اور ابھی عدالت عالیہ شرعیہ کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ جو حرکتیں ہو رہی ہیں ان میں سے کوئی بھی شریعت کے خلاف نہیں عین شریعت کے منشاء کے مطابق ہے اگر جماعت احمدیہ کا نعوذ باللہ قرآن پر ایمان نہیں تو یہ حق تم دے چکے کہ حضرت مرزا صاحب پر ایمان ہے اور اُن کی تعلیم پر ایمان ہے۔ تو ان کی تعلیم تو وہ ہے جو میں نے پڑھ کے سُنائی ہے۔ اُس میں تو سب سے اوّل کلمہ طیبہ ہے۔ اور پھر نماز اور اُس کے لوازمات ہیں دوسرا فیصلہ یہ ہوا کہ تمہیں حضرت مرزا صاحب کو نبی ماننے کی تو اجازت ہے لیکن جب وہ کہیں، اب مسجدیں بناؤ تو مسجد کو مسجد کہنے کی اجازت نہیں، اُس کا نام گرجا رکھ لو مندر رکھ لو جو بھی چاہو پسند کرو لیکن مسجد نہیں رکھ سکتے حالانکہ تمہارے امام نے تمہیں مسجد ہی بنانے کے لئے کہا ہے۔ اذان کے متعلق امام کا حکم ہے تو تم نے نہیں ماننا اُس کی بجائے کوئی ڈھول بجاؤ کوئی صور پھونکو جو چاہو کرو لیکن بہرحال اذان نہیں دینی اُس سے دل شکنی ہو رہی ہے تو

## ہر وہ حق جو نبوت کا ہے وہ چھین لیا گیا

اور محض نام میں نبی تسلیم کرنے کے حق کو یہ کہتے ہیں یہ عین شریعت اسلامیہ کے مطابق مبنی بر انصاف فیصلہ ہے۔ اس کی مثال تو بالکل وہی بنتی ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں تمہیں انسان کا بنیادی حق دینے پر کوئی اعتراض نہیں رکھتا تم ہر انسان کے بنیادی حق کو استعمال کرنے کے مجاز ہو۔ لیکن اس کی تشریح یہ ہے میں جب کہتا ہوں کہ تم انسان کہلانے کے مجاز ہو۔ انسانی حقوق رکھنے کے مجاز ہو تو میری تشریح یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو انسان سمجھ سکتے ہو اور یہی مراد ہے انسانی حقوق سے لیکن تم انسانوں والی خوراک نہیں کھا سکتے تمہیں کھانا پڑے گا گھاس پھوس اور وہ غذا جو جانور کھاتے ہیں ہر قسم کی وہ استعمال کرو تمہیں کوئی اعتراض نہیں انسان کہلانا اور بات ہے یہ حق ہے تمہارا بنیادی، اس سے ہم نہیں باز نہیں رکھ رہے۔ لیکن انسانوں کی طرح کھانا کھانے لگ جاؤ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ برداشت نہ۔ انسان سمجھنے کا حق ہم تمہیں دیتے ہیں لیکن

## انسان کہلانے کا حق بھی نہیں دیتے

تم کہا نہ کرو اپنے آپ کو انسان۔ کیونکہ اس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ تمہیں یہ تو حق ہے کہ تم انسان سمجھو اپنے آپ کو۔ لیکن یہ حق نہیں ہے کہ زبان استعمال کرو۔ کیونکہ کلام کرنا تو انسان کا کام ہے۔ اور ہم تمہیں کسی حق سے محروم نہیں کر رہے۔ دیکھو ہم تمہیں کہتے ہیں تم اپنے آپ کو انسان سمجھو، لیکن بولنا نہیں انسانوں کی طرح۔ ہم تمہیں کہتے ہیں تم انسان سمجھو مگر انسانوں کی طرح لکھنا بھی نہیں ہے کیونکہ قلم استعمال کرنا جانوروں کو کب ہم نے حق دیا ہے۔ جانور کا تو کام ہی نہیں ہے کہ قلم سے کام لے یہ انسان کا کام ہے ہم تمہیں حق دیتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو انسان سمجھو مگر بننے کا حق نہیں دینے۔ ہر حق جو انسان کا ہے چھین لیا اور انسان سمجھنے کی اجازت دے دی اور فیصلہ یہ ہے کہ تمہیں کسی بنیادی حق سے محروم نہیں کیا۔ اب اس کو انصاف کہیں گے یا ظلم کہیں گے، یہ فیصلہ تو کرنے کا ایک طریق ہے وہ میں ابھی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ لیکن پہلے یہ تو سوچیں کہ عقلوں کو ہو کیا گیا ہے دنیا میں

## پہلے بھی انبیاء کی مخالفت ہوئی ہے

لیکن اتنی بے وقوفی اتنی پاگل قوم پہلے کبھی نہیں آپ نے دیکھی ہوگی۔ ہر چیز ... گئی ہے۔ جہالت کی حد ہے کہ انسان سمجھنے تمہیں دیں گے اپنے آپ کو لیکن

ایک کام بھی انسانوں والا نہیں کرنا۔ اسی سے انسانوں کی دل آزاری ہوگی۔ انسان سمجھیں گے کہ یہ بھی گویا ہم جیسا ہو گیا ہے۔ یہ تکلیف ہے ساری۔ یہ تو بائبل کی تعلیم لگتی ہے قرآن کی تعلیم تو نہیں لگتی اور بگڑی ہوئی بائبل کی تعلیم لگتی ہے کیونکہ سچی بائبل کی یہ تعلیم نہیں ہو سکتی۔ پیدائش میں جو روّیہ آج کی شرعی عدالت ہم سے لے رہی ہے وہ حضرت آدم کے زمانے میں نعوذ باللہ من ذٰلک خدا نے آدم سے یہ روّیہ اختیار کیا تھا۔ اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ کتنا بڑا ظلم ہو گیا۔ یعنی ہم سے مراد خدا اور فرشتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک بائبل کے بیان کے مطابق کہ اتنا بڑا اندھیر ہو گیا ہے کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی طرح ہو گیا ہے۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ کھا لے کچھ لے کر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ اگر وہ آگے بڑھ گیا اور زندگی بخش کوئی پھل کھا گیا۔ تو پھر تو ہم بالکل ہی مارے جائیں گے کہ آدم زندہ ہو جائے گا۔

## یہ تعلیم جو انسانی فہم سے بالا ہے

اور ہر صاحب فہم یقین رکھتا ہے کہ لازماً یہ بعد میں کسی جاہل آدمی کی بنائی ہوئی ہے یہ تعلیم بائبل نے خدا کی طرف منسوب کی ہوئی ہے۔ یہ تو سمجھ آسکتی ہے کہ کسی جاہل انسان نے بنائی ہو۔ لیکن پہلے اس سے چند سال پہلے تک مجھے یہ نہیں سمجھ آیا کرتی تھی وہ کس قسم کے انسان ہونگے جنہوں نے ایسی احمقانہ تعلیم بنائی ہوگی۔ اب سمجھ آ گئی ہے۔ کہ ایسے بھی ہو سکتے ہیں جب تک دیکھا نہ جائے اُس وقت تک کیسے پتا چلتا ہے باقی تو نظریاتی باتیں ہیں صرف۔ تو وہ جو قصے تھے کہ ضرور کسی نے بنایا ہوگا یہ معاملہ ایسے بھی انسان ہو سکتے جو ایسی ایسی جاہلانہ تعلیمیں بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان قصوں کو حقیقت میں دیکھا آج ہم نے آدم کا زمانہ لوٹ آیا ہے اور وہی باتیں بنانے والے انسان اور پھر خدا کی طرف منسوب کرنے والے آج بھی ویسے ہی ہیں آج بھی ان باتوں کو بنا کر خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن شریعت اوّل کی طرف نہیں شریعت آخر کی طرف۔ ابتدائی شریعت کی طرف نہیں بلکہ اُس شریعت کی طرف جو اپنے ارتقاء کے انتہائی منازل طے کر چکی ہے۔ گویا نعوذ باللہ

## آج بھی اُس شریعت کی آواز یہ ہے

کہ نیک و بد کی تمیز میں کوئی انسان ہم جیسا نہ ہو جائے ورنہ لوگ سمجھیں گے کہ یہ بھی انسان ہے۔ قرآن کریم کی تو یہ تعلیم نہیں۔ قرآن کریم میں جو خدا آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے۔ وہ تو بالکل اور ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ ہر اچھی چیز جو ہم نے تجھے دی ہے اعلان کر کہ آؤ اور اُسے قبول کرو اور میرے جیسے بنتے چلے جاؤ۔ یہ ایسی نعمت ہے جس سے میں تمہیں محروم کرنے کے لئے آیا ہوں اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو۔ تو دوڑ کر میری طرف آؤ اور میرے جیسا بننے کی کوشش کرو۔ جو کچھ میں کرتا ہوں وہ کرتے چلے جاؤ تو خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔ کہاں یہ تعلیم کہاں بائبل کی وہ تعلیم۔ کہ نیک و بد کی تمیز میں ہم جیسا نہ ہو جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب اس پاک کلام کی طرف یہ چیز منسوب کی جانے لگی ہے آج۔ قرآن کریم کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق، کہ ہم نے اسے

## ساری دنیا کے لئے اسوہ

بنا کے بھیجا تھا اسوۂ حسنہ۔ اسوۂ حسنہ تو اُس کو کہتے ہیں جس جیسا بنا جائے اور دعوت عام ہو تمام دنیا کے لئے کہ آؤ مجھ جیسا بن کے دکھاؤ۔ ... کی کوشش کریں ساری زندگیاں خرچ کر دیں مجاہدات کریں

تا کچھ تو ویسا ہو جائیں لیکن ویسا بن کے دکھا نہ سکیں بعینہٖ وہ چیز نہ بن سکیں یہ تو مقام مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ علیٰ آلہٖ وسلم جس کو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کیا کہ ہم تمہیں نقالی سے منع نہیں کر رہے ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ محمدؐ جیسا نہ بننے کی کوشش کرو۔ ورنہ اس سے ہمیں تکلیف پہنچے گی ہم تو ایک چیلنج دیتے ہیں کہ آؤ اور محمد جیسا بننے کی کوشش کرو۔ ساری زندگیاں تم یہ مجاہدے کرتے رہو گے کچھ نہ کچھ ضرور بنو گے۔ لیکن پھر بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ نہیں بن سکتے۔ لیکن قانوناً روکا نہیں جا رہا قانوناً تو حکم دیا جا رہا ہے کہ ضرور بنو۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ شان الگ ہے جو باقی انسانوں کی طاقت میں نہیں ہے کہ ویسا ہو سکے۔ ورنہ خدا تعالیٰ نے اگر نعوذ باللہ من ذالک بائیبل جیسی تعلیم قرآن میں دینی ہوتی تو پھر تو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان اتنی بلند ہے۔ کہ ہم کسی کو اس کی INVITATION کی اجازت نہیں دے سکتے کوئی شخص بھی اگر نقل اتارے گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کو سزا ملنی چاہیئے کہ وہ گویا نعوذ باللہ من ذالک محمدؐ بن رہا ہے ایک یہ بھی توجیہ ہو سکتی ہے ایک یہ بھی طرز اختیار کی جا سکتی ہے۔ کتنی بڑی گستاخی ہے۔ یہ نہ ہو کہ کہیں لوگ محمد ہی سمجھنے لگ جائیں نعوذ باللہ من ذالک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ اول تو یہ کہ ساری دنیا کی کوشش محمد پیدا کر ہی نہیں سکتی صلی اللہ علیہ وسلم لیکن دعوت یہ ہے کہ ضرور بننے کی کوشش کرو یہ نہیں ہے کہ ویسا نہیں بننا ورنہ بے عزتی ہو جائیگی یہ تعلیم تو اس زمانہ کی ایسی ایجاد بلکہ ایجاد تو نہیں کہنا چاہیئے۔ تکرار ہے آدم کے زمانے کی اب جو دوبارہ جس کی تکرار کی جا رہی ہے۔ اگر اچھوں جیسا بننے کی کوشش کرو گے تو اچھوں کی بے عزتی ہو جائے گی۔ اور کہا یہ جاتا ہے کہ یہ انصاف ہے اور شریعت کے عین مطابق ہے۔ کس شریعت کے مطابق ہے؟ قرآنی شریعت میں تو اس کا کوئی اشارہ کوئی ذکر بھی نہیں ملتا۔

## آنحضور صلی اللہ علیہ علیٰ آلہٖ وسلم جیسا بننا

بننے کی کوشش کیا اگر آنحضورؐ کی نعوذ باللہ من ذالک آنحضورؐ کی ہتک نہیں ہوتی تو عام مسلمان جیسا بننے سے تمام کیسے ہتک ہو جائیگی تم نعوذ باللہ حضور اکرمؐ سے بھی بڑھ کے معزز ہو خدا کی نظر میں کہ وہاں تو عام دعوت دی جا رہی ہے کہ آؤ اور محمد مصطفیٰؐ بننے کی کوشش کرو اور یہاں یہ حکم دے رہی ہے شریعت۔ کہ عام مسلمان جیسا بھی نہیں بننا ورنہ مسلمان کی بے عزتی ہو جائے گی۔ کوئی ایک ہو جہالت کی بات تو انسان اسے بیان بھی کر سکے یہاں تو جہالت کا مرکب ایسا تیار ہوا جیسے حکیم معجون بنانے میں جو دماغ میں چیز آتی ہے بیچ میں ڈالتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ کچھ سمجھ نہیں آتی کیا چیز تھی وہ۔ جہالت کا ایک مرکب بن گیا ہے یہ فیصلہ۔ اور تقاضا یہ بار بار اعلان یہ ہے کہ نہیں یہ تو عین انصاف ہے۔ تمہارے ساتھ۔ تم یہ کیا حق رکھتے ہو کہ ہمارے متعلق الزام لگاؤ کہ ہم ناانصافی کر رہے ہیں۔ تمہیں ہم نے حق دے دیا ہے غیر مسلم سمجھو۔ یہ الگ بات ہے کہ ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ

## بلبلوں جیسا سلوک

بالکل نہیں کرنا۔ کوئی بات نہیں اگر تو حکم ہے اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس سے کیا فرق پڑ جاتا ہے۔ ہم تمہیں انسان کہتے ہیں۔ انسان جیسا سمجھتے ہیں۔ لیکن ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ انسانوں جیسی کوئی حرکت نہیں کرنی۔ چارہ پٹھا کھاؤ چارپاؤں پر چلو بجائے دو ٹانگوں کے۔ زبان سے کام نہیں لینا انسانی۔ انسان جیسی حرکتیں کوئی نہیں کرنیں اگر انسان جیسی حرکتیں بھی کرو گے تو تمہیں باندھ دیا جائے گا زنجیر ڈال کے۔ اور کم سے کم تین سال پھر گلیوں میں پھرنے نہیں دیا جائیگا انسان جیسے لباس نہیں پہننے انسان جیسا معاشرہ اختیار نہیں کرنا۔ ہم تو حق اتنا کر رہے ہیں۔ اور تم پاگلوں کی طرح ساری دنیا میں بدنام کر رہے ہو کہ ہمارے حقوق سے محروم کر رہے ہیں۔ الٹا ہمیں کہتے ہیں کہ تم بڑے جاہل ہو جھوٹے الزام لگا رہے ہو کہ ہم تمہیں حقوق سے محروم کر رہے ہیں۔ ہم تو تمہیں بے شک انسان سمجھتے رہو اپنے آپ کو۔ بس اتنی سی بات ہے کہ انسانوں والی باتیں کوئی نہیں کرنیں یہ کس طرح حقوق سے محرومی ہو گئی۔

## یہ اعلان ہوا ہے شریعت کی کھوٹ سے

آیا درست ہے یہ عقل یا انصاف کے مطابق ہے اس کا فیصلہ کیسے ہو؟ آپ کی عقلیں جو سوچ رہی ہیں وہ تو ان کی عقلیں نہیں ہیں اگر وہ ایسا سوچتیں تو ہو سکتا تھا ایسا جاہلانہ فیصلہ کرتیں اس لئے جو خطبہ سننے والے مسکرا رہے ہیں ان سے میں کہتا ہوں کہ وہ عقلیں اور قسم کی ہیں۔ ان کو ان باتوں کی سمجھ نہیں آئے گی۔ اگر سمجھ آ رہی ہوتی تو یہ فیصلہ ہی نہ دیتی۔ اُن کے سامنے ایک اور طریق ہے وہ میں ان کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اگر واقعی یہ انصاف ہے۔ تو ہم سے تبادلہ کر لو انصاف کا۔ آج کے بعد تم اپنے آپ کو مسلمان سمجھو لیکن مسلمان کہنا نہیں اور ہم کہیں گے کہ ہاں دیکھو۔

## کیسا عمدہ انصاف ہوا ہے

آج کے بعد تم عبادت اپنے اوپر فرض سمجھو اور قرآن کریم کی اطاعت فرض سمجھو اور اذانیں دینی بند کر دو اور پھر یہ کہیں گے کہ دیکھو کیسا عمدہ انصاف ہے ہم تو تمہیں کہتے ہیں کہ بعینہٖ انصاف کے مطابق ہم تمہیں یہ حق دے رہے ہیں کہ مسلمان بے شک سمجھو۔ کہنا نہیں۔ تم بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو واجب الاتباع سمجھو لیکن حکم نہیں ماننا بالکل۔ کسی سنت پر کسی حدیث پر عمل نہیں کرنا۔ کسی نصیحت کو نہیں ماننا۔ اور پھر ہمیں یہ نہ کہنا کہ ناانصافی ہوئی ہے کیونکہ تمہارا فیصلہ ہے کہ یہ ناانصافی نہیں ہے۔ مسلمان کا حق مل گیا۔ اگر انصاف ہے تو پھر انصاف میں تو تبادلے ہو جایا کرتے ہیں اگر کسی کو تقسیم کے لئے دیا جائے اور وہ تقسیم ٹھیک نہ کرے تو یہ عام دنیا دی طریق ہے کہ کہتے ہیں بہت اچھا۔ اگر تم سمجھتے ہو ٹھیک ہے تو بانٹ لیتے ہیں ہم آپس کی تقسیم تم میری لے لو میں تمہاری لے لیتا ہوں زمیندار اکثر اسی قسم کے فیصلے کرتے ہیں اور وہ ایسی مشکل میں ڈال دیتے ہیں صدر کرنے والوں کو۔ کہ ان کو اختیار ہی کوئی نہیں رہتا کہتے ہیں یا فیصلہ تم کر دو اور ہمیں حق اجازت کہ ہم جو حصہ چاہیں اٹھالیں یا ہم سے فیصلہ کروا لو اور تم پھر اٹھا لو جو چاہو۔ یہ انصاف کا ایک عام طریق ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ بڑے سے بڑا ضدی بھی اگر یہ بات مان جائے تو وہ قابو آ جاتا ہے۔ تو چونکہ آپ نے ہم سے فیصلہ کروایا ہے اس لئے ہمیں اپنا حصہ تو اٹھانے دیں۔ آپ تو کہتے ہیں برابر کی تقسیم ہے۔ پھر

## اب یہ اختیار ہمیں ملنا چاہیئے

کہ کونسا تم اپنے لئے قبول کرتے ہو۔ تو ہم تو پھر بھی قبول کریں گے کہ جو تم ظلم سمجھ رہے ہو وہ ہمارے حصے ڈال دو۔ ظلم میں نے کیوں کہا۔ اس لئے کہ بعض علماء یہ اعلان کر رہے ہیں اخباروں میں چھپ رہا ہے کہ احمدیوں کے ساتھ ظلم نہیں ہوا۔ مسلمانوں یعنی اُن کے ساتھ ظلم ہو گیا ہے۔ اگر یہ فیصلہ ابھی بھی اتنا پورا نہیں ہوا۔ ان کے نزدیک ابھی اتنا شدید نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ جو فیصلہ ہوا ہے اس میں اصل بات یہ ہے کہ احمدی خواہ مخواہ شور مچا رہے ہیں کہ ظلم ہو گیا ہے ظلم ہوا ہے مسلمانوں کے ساتھ یعنی اُن کے ساتھ۔ اور احمدیوں کو حق سے زیادہ مل گیا ہے تو پھر تقسیم کر لو ہمیں مظلوم بنا دو جس کو تم ظلم سمجھتے ہو۔ اور آپ ظالم بن جاؤ اپنی اصطلاح میں ہمیں منظور ہے اور پھر اگلے فیصلے بھی جو کرنے ہیں اس حساب سے کرتے چلے جاؤ تو اگر دنیا کے عام انصاف کے طریق کو اختیار کیا جائے تو کوئی مسئلہ مشکل رہتا ہی نہیں۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ

## ہر فیصلہ جہالت کا

کہیں یا ظلم کا کہیں یہ خدا کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ یہ سب سے بڑی تکلیف کہ اسلام اور شریعت کو ایسا بدنام کیا جا رہا ہے کہ ساری دنیا میں اگر یہ باتیں دنیا کے سامنے رکھی جائیں تو حیران ہو کے دیکھنے پڑ بعض تسلیم نہیں کرتے۔ LAW COMMISSION کے سامنے جب ایک دفعہ پیش ہوا انہوں نے کہا یہ باتیں ہوئی ہیں۔ تو وہ مانتے ہی نہیں تھے شروع میں کہتے تھے ہو سکتا ہی نہیں یہ ناممکن ہے۔ اس زمانے کے انسان کی عقل میں ایسی بات آ ہی نہیں سکتی۔ تو یہاں تک پہنچ گئے ہو تم لوگ یہ ہوتی ہے گراوٹ کی۔ انصاف کے نام پر ظلم اور شریعت محمدیہ کے نام پر اندھیر نگری نعوذ باللہ من ذالک جو کچھ کہنا ہے اپنی طرف سے کہو اپنے دل کی تاریکی کو قرآن کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو؟ ہم جو اسلام کی خدمت کرنے والے ہیں ہم جو ساری دنیا میں قرآن کی تبلیغ کرنے والے ہیں تم پشت پر سے بھی ہمیں چھرے گھونپو اور آئندہ آگے بڑھتے کے لئے بھی ہمارا راہیں بند کر دو اور دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرو اسلام کے خلاف۔

## کوئی حد تو ہونی چاہیئے

اُس سے باز آنا چاہیئے اب، کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بار بار۔ یہ وقت اب تھوڑا رہ گیا ہے بہت ہی نزدیک۔ وہ دن نزدیک ہیں جب خدا کی پکڑ ان کو لے گی۔ اور جب خدا کی پکڑ آتی ہے تو قرآن کریم فرماتا ہے۔ وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ اُس وقت، وہ گھیرا پڑ چکا ہوتا ہے پھر باہر نکل کر بھاگنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ تو اللہ تعالیٰ کا خوف کرو اور خدا کے نام پر قرآن کریم سے مذاق نہ اڑاؤ۔ اسلام کے تصورِ انصاف کی دھجیاں نہ بکھیرو۔ تقویٰ کے نام پر جہالت کی تعلیم نہ دو۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے تمہیں زیادہ دیر تک ڈھیل نہیں دینی ہے گا۔

## یہی میری نصیحت ہے

اللہ تعالیٰ معاف کرے اس قوم کو، اس میں بہت اچھے لوگ بھی ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ میں پھر تکرار کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو اس وقت جماعت احمدیہ پر ظلم کر رہے ہیں وہ بہت تھوڑے ہیں تعداد میں ایک معمولی اقلیت ہے جس کی کوئی بھی حیثیت نہیں ملک کی اکثریت کے مقابلے پر اور وہ اقلیت نافذ ہو چکی ہے بدبختی سے۔ اس لئے اس کے داغ سارے ملک کی طرف منسوب نہیں کرنے۔ احمدی نے یہ میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں۔ اور وہ دکھ جو ہیں اُن کے نتیجے میں اکثریت کو کوئی بددعا نہیں دینی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اکثریت کی شرافت ہے جو جماعت احمدیہ کے اوپر مزید مظالم نہیں ٹوٹے۔ بہت زیادہ خوفناک حالات ہو سکتے تھے اگر ہماری اکثریت شریف نہ ہوتی۔ عدالتیں ہیں، پولیس ہے، ہر قسم کے محکمے ہیں بعض لوگ ہیں جو مُبت پرست، زر پرست، رکھنے والے۔ وہ حکومت کی خاطر ہر ظلم کر جاتے ہیں لیکن بہت ہی تھوڑے ہیں گنتی کے چند ہیں وہ۔

## ہماری اکثریت

ہے جس کا دل اس فیصلہ میں نہیں ہے۔ کھلم کھلا وہ کہتے ہیں۔ جب ان کے پاس اس قسم کی شکایتیں آتی ہیں تو وہ رد کر دیتے ہیں اُن کو۔ کہتے ہیں جو چاہو کرو حکومت سے جاری شکایت کرو لیکن ہم یہ جاہلانہ بات نہیں کریں گے۔ تو قوم کی حالت نہ صرف یہ کہ اتنی خراب نہیں جتنی سمجھی جا رہی ہے بلکہ دن بدن قوم کو ان اندھیروں کو دیکھنے کے شعور میں روشنی ملنی شروع ہو گئی ہے اور وہ باتیں جو اس سے پہلے آپ نہیں سمجھا سکتے تھے آج قوم خود سمجھنے لگ گئی ہے۔ کہتے ہیں ؎

تنزل کی حد دیکھنا چاہتا ہوں
کہ شاید یہیں ہو ترقی کا زینہ!

تو بعض دفعہ قوموں کو تنزل کی حد میں جا کر ترقی کے زینے ملتے ہیں۔ یہی حال اس وقت پاکستان کی قوم کا ہے۔ بعض ظالموں نے ظلم کی اور جہالت کی انتہا کر دی۔ یہاں تک کہ ایک ردّعمل پیدا ہو گیا ہے اور عوام الناس دن بدن دیکھنے لگے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور جماعت احمدیہ کے ساتھ۔

## ہمدردیاں دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہیں

اتنی شدید کوشش کی ہے حکومت نے، لکھوکھہا روپیہ خرچ کر کے کہ جماعت احمدیہ بدنام ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت گندی کتابیں شائع کروائیں ڈرامے لکھوائے لوگوں نے ذلیل۔ ربوہ کے متعلق عجیب و غریب کہانیاں شائع کروائی گئیں ہر قسم کا گند اور خبث باطن جو ان کا اپنا تھا، وہ نکلوا کر جماعت پر پھینکا عام حالات میں آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ اگر ایسی بات ہوتی تو کیسی قیامت وہاں ٹوٹ سکتی تھی، مگر جتنی زیادہ کوشش ہو رہی ہیں اتنا عوام ردّعمل دکھا رہے ہیں اور جماعت کے زیادہ قریب آتے چلے جا رہے ہیں اس لئے بڑی جہالت ہو گی کہ جب آپ اُن کے پیچھے جا رہے تھے اور وہ آگے دوڑ رہے تھے اس وقت تو آپ دعائیں کر رہے ہوں اور جب وہ آپ کی طرف دوڑنے لگے ہیں تو آپ ان کے لئے بددعا شروع کر دیں اس لئے بعض بے صبرے جو خطوں میں بے قرار ہو کے کہتے ہیں اس قوم کو تباہ ہو جانے نعوذ باللہ من ذالک، یہ ہو جائے ان کو میں بتا رہا ہوں کہ تمہارا احمدیت سے

کوئی تعلق نہیں ہے اگر اس قسم کی سوچ سوچو گے۔

## تم نے بھلائی سوچنی ہے بنی نوع انسان کی

اور خاص طور پر اپنے اہل وطن کی اسلئے پاکستانی کا فرض ہے خصوصیت کے ساتھ، اور احمدی کا بالعموم احمدیت کی بقا کی خاطر کہ یہ دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس اچھائی کو اور زیادہ بڑھائے اور زیادہ تقویت دے۔ ان پر رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے مخالف حالات میں بھی سچ کی خاطر زبان کھولنی شروع کر دی۔ ان کے گھروں کو برکتیں عطا فرمائے جنہوں نے تحریک اور تحریص کے باوجود حکومت کی چھتری کے باوجود، احمدیوں کو لوٹنے سے احتراز کیا آج سے زیادہ بہتر موقعہ احمدی کے خلاف ظلم کا پاکستان میں نہیں آسکتا اور اس کے باوجود ہماری اکثریت ہے جو موقعہ پانے کے باوجود رُک رہی ہے۔ اور اس کو استعمال نہیں کر رہی۔ تو

## اس قوم کے لئے تو بہت دعائیں کرنی چاہئیں

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اس قوم کو کہ جلد جلد ان کی آنکھیں کھلتی چلی جائیں جیسا کہ نظر آ رہا ہے کھل رہی ہیں۔ اور آپ دیکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ کہ جب خدا ان ظالموں کو سزا دے گا تو کس تیزی کے ساتھ یہ قوم پھر احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو گی جتنی زیادہ انہوں نے روکیں ڈالی ہیں اتنی ہی قوت اور جوش کے ساتھ جیسا سیلاب کے بند ٹوٹ جاتے ہیں اس طرح میں خدا کے فضل سے پاکستانیوں کو احمدیت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

---

منقولات

## "میں گلا کٹانے جا رہا ہوں"

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو اس لئے تختۂ دار پر لٹکنا پڑا کہ مسٹر یحییٰ بختیار سے حق دکالت ادا نہیں ہوا۔"

ایک طبقہ اسے سی آئی اے کی سازش قرار دیتا ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک مسٹر بھٹو کا گلا والی کیمپ میں توڑے جانے والے مظالم کے قدرتی ردعمل کے طور پر کٹا ہے۔ اس کے بارے میں خود مسٹر بھٹو کی بھی ایک رائے تھی ملاحظہ فرمائیے روزنامہ فاروق کے ایڈیٹر جناب مصطفیٰ صادق لکھتے ہیں:

"۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب مسٹر بھٹو کلمہ گو جماعت احمدیہ کے افراد کو قومی اسمبلی سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے قرارداد کا مسودہ ہاتھ میں لئے وزیراعظم ہاؤس سے قومی اسمبلی روانہ ہوئے تو مسٹر بھٹو نے انتہائی نفیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ لیکن ان کا دل بجھا بجھا سا اور دماغ انتہائی بوجھل محسوس ہو رہا تھا۔

میں نے محتاط اور انتہائی مختصر الفاظ میں مسٹر بھٹو سے کہا کہ آج آپ امت مسلمہ کی تاریخ میں انتہائی اہم فیصلہ کا اعلان کرنے والے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ابھی تک آپ کے ذہن میں اس فیصلہ کے لئے یکسوئی کا فقدان محسوس ہو رہا ہے۔ گویا آپ اتنے بڑے فیصلے کا اعلان بھی کرنے جا رہے ہیں اور اس کی اہمیت کا خود آپ کو پورا پورا احساس نہیں۔

مسٹر بھٹو بولے:۔

"بس اتنا کہ میں گلا کٹانے جا رہا ہوں۔"

(قومی ڈائجسٹ (سالنامہ) مئی ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۲۹)

---


## اِرشادِ نبوی ﷺ

"قَالَ اللّٰہُ اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ" (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

(ترجمہ)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میری راہ میں خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا"

محتاجِ دُعا ہیں اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

# تحریک احمدیت

قسط نمبر (۷)

## نصب العین، عقائد، اعتراضات کا تجزیہ تاریخ انبیاء کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت برموقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۲ء

### استہزاء کا پانچواں طریق

استہزاء کا پانچواں طریق وہ متضاد اعتراضات ہیں جنکا دامن ۱۸۸۰ء سے ۱۹۸۲ء تک پھیلا ہوا ہے اور جو زمانہ کی مصلحتوں کے مطابق نئی سے نئی صورت پکڑتے اور بدلتے چلے جاتے ہیں میں اس سلسلہ میں متضاد اعتراضات کی صرف تین مثالوں پر اکتفا کروں گا۔

**پہلی مثال:**۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ابتدا ہی سے تنہائی کو پسند فرماتے تھے اور اپنی درویشانہ طبیعت اور عجز وانکسار کے باعث کبھی ایک لحظہ کے لئے نہیں چاہتے تھے کہ دربار شہرت کی کرسی پر بیٹھیں فرمایا کرتے تھے اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے کس کو پسند کرتا ہے تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں۔

(ملفوظات جلد دوم صـ)

مسجد میں بیٹھ کر دعائیں کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت میں منہمک رہنا آپ کا سب سے محبوب کام تھا۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ آپ نے کم از کم دس ہزار مرتبہ قرآن شریف پڑھا ہوگا۔ اُس زمانہ کا نقشہ آپ نے ان الفاظ میں یہ لکھا ہے۔

"المسجد مکانی والصالحون اخوانی و ذکر اللہ مالی وخلق اللہ عیالی"

(سیرت مسیح موعود علیہ السلام سوم صـ۲۸۷ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رض)

اوائل ہی سے مسجد میرا مکان صالحین میرے بھائی یادالہی میری دولت اور مخلوق خدا میرا خاندان ہے انہیں ابتدائی ایام میں آپ کو اپنے والد محترم کے حکم پر بامر مجبوری سیالکوٹ کچہری میں ملازم رہنا پڑا مگر قادیان میں واپسی کے بعد جب انہیں دوبارہ اپنے والد کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ وہاں بعض انگریز افسروں نے کہلا کر ملازمت کا انتظام کرا دیا ہے تو آپ نے جواب دیا۔

" میرا افسر وں کے افسر اور مالک الملک

احکم الحاکمین کا ملازم ہوں اور اپنے رب العالمین کا فرمانبردار ہوں مجھ کو کسی ملازمت کی کیا پروا ہے؟"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صـ۲۳ از حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رض ۲۵ دسمبر ۱۹۲۱ء)

اس خدائی فرمان پر اگرچہ آپ کو ازحد تشویش اور فکر دامنگیر ہوئی مگر آپ شہنشاہ ذی الاقتدار کے اس حکم کو رد بھی کیسے کر سکتے تھے۔ آپ نے انگریزی حکومت اور عامۃ المسلمین کی شدید مزاحمت کے خوف کے باوجود بلا خوف یہ اعلان فرمایا کہ میں ہی موعود مسیح و مہدی ہوں۔ اس آواز کے بلند ہوتے ہی آپ کے خلاف طوفان مخالفت اٹھ کھڑا ہوا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے متحدہ ہندوستان کے علماء کے فتاویٰ تکفیر جمع کرکے اور ان کو بڑے سائز کے ۲۸۳ صفحات پر شائع کر کے حکومت اور پبلک میں ایک آگ بھڑکا دی۔ پادری عماد الدین نے "توزین الاقوال" میں آپ پر بغاوت کا الزام لگایا جس پر انگریز کے نیم سرکاری اور سیاسی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور (۲۴ اکتوبر ۱۸۹۴ء صـ۳ کالم ۳) نے آپ کے خلاف ایک اشتعال انگیز اداریہ لکھا کہ یہ دیوانہ شخص پولیس کی نگرانی میں ہے اس پر حکومت کو کڑی نظر رکھنی چاہیئے کیونکہ وہ بغاوت کا ایک خطرناک سرگنہ بن سکتا ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی حکومت کو انتباہ کرنا شروع کیا کہ

"گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پر حذر رہنا ضروری ہے ورنہ اس مہدی کادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا۔"

(رسالہ اشاعت السنہ" جلد ۱۹ صـ۱۶۸)

اس مخبری کے کچھ عرصہ بعد انگریزی حکومت کی طرف سے مولوی محمد حسین بٹالوی کو چار مربعہ زمین سے نوازا گیا جس کا اعتراف انہوں نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ جلد ۱۹ نمبر ۱۹۰۲ء صـ۳ میں فرمایا

بہرحال حضور کے خلاف جب یہ پروپیگنڈا بڑھ گیا تو پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ اشاعت السنہ جلد ۶ نمبر ۱۸۸۳ء سے، مولوی صاحب موصوف کی تحریر کا وہ اقتباس شائع کیا جس میں انہوں نے حضور کے آبا و اجداد کی خدمات کا تذکرہ کرکے انگریزی حکام کی سندات کی نقول درج کی تھیں ازاں بعد آپ نے باقاعدہ اشتہار میں اس الزام کی تردید فرمائی مگر اسکے باوجود حکومت کا رویہ پہلے سے بھی سخت ہوگیا اور مذہبی راہنماؤں نے بھی انگریزی حکومت کے کان بھرنے شروع کر دیئے چنانچہ قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر لودھیانہ نے "کلمۂ رحمانی" صـ۲۴ میں انگریزی حکومت کو اشتعال دلایا کہ مرزا صاحب درپردہ ایک لاکھ کی فوج تیار کر کے انگریزی حکومت کو تباہ کرنے کے منصوبے تیار کر رہے ہیں۔

(اشاعت ۱۴ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۸۹۸ء)

بھیں ضلع جہلم کے مشہور عالم دین نے "تازیانہ عبرت" میں لکھا ہے گورنمنٹ کو اپنی وفاداری مسلمانان کا یہ اطمینان ہے۔ اور گورنمنٹ کو خود معلوم ہے کہ مرزا جی جیسے مہدی و مسیح وغیرہ بننے والے ہی کوئی نہ کوئی آفت سلطنت میں برپا کیا کرتے ہیں... ... لیکن مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ مہدی و مسیح کا یہی زمانہ ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں وہ مہدی و مسیح بیٹھا ہوا ہے۔ وہ کسر صلیب کے لئے مبعوث ہوا ہے تاکہ عیسویت کو محو کرکے اسلام کو روشن کرے اور یہ بھی برملا کہتا ہے کہ خدا نے اس کو بتلا دیا ہے کہ سلطنت بھی اُس کو ملنے والی ہے...... اب خیال فرمایئے کہ یہ خیال کہاں تک خوفناک خیال ہے جب کہ مرزا جی نے یہ الہام ظاہر کرکے پیش گوئی کر دی ہے کہ بادشاہ اُس کے حلقہ بگوش ہوں گے اور بادشاہت مرزائیوں کو ملے گی کیا عجب کہ ایک زمانہ میں مرزائیوں کو جو اُس کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی جانیں دینے کو تیار ہیں...... یہ جوش آ جائے کہ اس پیشگوئی کو پورا کیا جائے اور وہ کوئی فتنہ و بغاوت برپا کریں گورنمنٹ کو ایسے اشخاص کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے"

(تازیانہ عبرت صـ۹۳ از مولوی کرم دین صاحب بھیں ضلع جہلم مطبوعہ ... پرنٹنگ پریس لاہور)

یہ پروپیگنڈا برسوں تک جاری رہا مگر آل انڈیا نیشنل کانگریس کے دسمبر ۱۹۲۹ء کے (مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کی سوانح "رئیس الاحرار" مولفہ عزیز الرحمٰن جامعی) میں لکھا ہے کہ:۔

"۱۹۲۹ء کے کانگریس کے اجلاس میں ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو مولانا آزاد کے مشورہ پر آل انڈیا کانگریس کے اسٹیج پر چودھری افضل حق صاحب کی صدارت میں مجلس احرار کا پہلا جلسہ ہوا" صـ۱۴۴

نیز لکھا ہے۔

"مجلس احرار ۱۹۲۹ء میں کانگریس کیمپ لاہور میں بنائی گئی تھی" صـ۱۵۹

اجلاس لاہور کے بعد یہ خیال زور پکڑ گیا کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ انگریز کے باغی نہیں بلکہ معاذ اللہ ایجنٹ تھے جس طرح پہلے مدعیان نبوت کاذبہ حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور ان کی جماعت کا نام ونشان تک باقی نہ رہا آپ کی تباہی بھی یقینی تھی مگر انگریز نے استقدر مال وزر سے مدد کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے قدم نہایت آسانی سے جم گئے۔

("قائداعظم سے جنرل ضیاء تک" صـ۲۱۹ از عارف بٹالوی ناشر الظہیر بک ایجنسی اردو بازار لاہور)

۱۹۲۹ء سے قبل الزام بغاوت کو مستند سمجھا جاتا تھا مگر اسکے بعد اس خیال کو عملاً وحی کا درجہ دے دیا گیا حالانکہ یہ نظریہ دراصل انگریز کو خدا بنانے کے مترادف ہے۔

وجہ یہ کہ قرآن مجید نے سورہ حاقہ (۴۵-۴۸) میں یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت کی رگ جان کٹ جاتی ہے، اس کا سلسلہ برباد ہو جاتا ہے اور اگر ساری دنیا کی حکومتیں بھی مل جائیں وہ کسی کاذب مدعی نبوت کو خدا کی سزا سے نہیں بچا سکتیں۔ فما منکم من احد عنہ حاجزین (الحاقہ ۴۸)

بزرگان امت میں سے مجدد اسلام حضرت امام ابن قیم نے زاد المعاد جلد ا

میں، حضرت علامہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں، علامہ جعفر طبری نے تفسیر ابن جریر میں حضرت مولوی آل حسن صاحب نے ازالۃ الاوہام میں حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے اظہار حق میں امام اہل سنت حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح عقائد میں اور علامہ حضرت عبد العزیز فرہاروی نے اسکی شرح نبراس میں اس قرآنی اصول کا بطور خاص تذکرہ فرمایا ہے۔ اور دعویٰ ماموریت کے بعد ۲۳ سالہ عمر کو صادق کا پیمانہ تسلیم کیا ہے عہد حاضر کے ممتاز علماء میں سے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری دیباچہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۷ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متقابل مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔"

پھر حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔"

(نئے ایڈیشن سے "ثنائی اکاڈمی لاہور" نے یہ عبارت دیباچہ تفسیر سے حذف کر دی ہے)

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ پہلے حضرت اقدس کو حکومت کا باغی کہا گیا پھر یہ کہا گیا کہ آپ نعوذ باللہ انگریزی نبی تھے مگر کچھ عرصہ سے پہلے خیال ہی کی بازگشت سنائی جانے لگی ہے اور یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ آپ کا مقصد ابتدا ہی سے دلیتہ سکون پرا مغلی حکومت کا قیام تھا چنانچہ جناب مولانا ابوالقاسم دلاوری فرماتے ہیں:-

"حقیقت یہ ہے کہ ...... ترقی کر کے سلطنت پر فائز ہونے کا لائحہ عمل بھی شروع سے ان کے پیش نظر تھا۔ اور انہیں آغاز ہی سے اسی مطلب کے الہام ہونے لگے تھے چنانچہ ......

رنیا[illegible] صاحب کا پہلا الہام جو ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں ہوا یہ تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ...... اس سے کم از کم

قادیانی صاحب کی ذہنی کیفیت، ان کے خیالات کی بلند پروازی اور ان کی اولوالعزی کا عزم پتہ چلتا ہے اور اس سے یہ بھی متبادر ہوتا ہے کہ قیام سلطنت کے اصل داعی و محرک، مرزا صاحب ہی تھے۔ آخر کیوں نہ ہوتا قوم کے مغل تھے اور رگوں میں تیموری خون دوڑ رہا تھا میرے خیال میں مرزا صاحب نے قیام سلطنت کی جن آرزوؤں کو اپنے دل میں پرورش کیا وہ قابل صد ہزار تحسین تھیں۔"

(اخبار "آزاد" لاہور ۲۴ر نومبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۲)

بہر حال قرآن کے خدائی اصول کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عین اس زمانہ میں جب کہ آپ کو انگریزی حکومت کا باغی قرار دیکر تختہ دار تک پہنچانے یا کم از کم نظر بند کئے جانے کی سازشیں کی جاری تھیں بار بار یہ پُر شوکت اعلان فرمایا کہ:-

۱۔ "یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا۔ جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اسکی آبپاشی کرے گا اور اسکے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔

(انجام آتھم صفحہ ۶۴)

۲۔ "میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹)

۳۔ "صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہیں کا ہوتا ہے خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دلوں پر نزول کرتا ہے پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۷)

۴۔ "میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں۔ تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لا حاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں تھا کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دیگا کبھی نہیں ضائع کرے گا دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۳)

احمدیت کو انگریزی ایجنٹ قرار دینے والے ایک ممتاز لیڈر نے جلسہ سیالکوٹ ۱۹۳۵ء میں یہ پیشگوئی کی۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو"

(سوانح عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۰۰ خان کابلی مطبوعہ جون ۱۹۶۱ء)

یہ دعاوی بے جانہ تھے بلکہ ایمرٹن کی انگریزی حکومت اور کانگریس دونوں اسکی پشت پناہ تھیں۔ اس پیشگوئی کے چار سال بعد ۱۹۳۹ء میں اُن کے ایک دوسرے ساتھی نے پشاور کانفرنس میں اعلان فرمایا کہ

"ہم دس برس کے اندر اندر اس فتنہ کو ختم کر کے چھوڑیں گے"

(خطبات احرار صفحہ ۲۷ جلد اول مرتبہ شورش کاشمیری مارچ ۱۹۴۴ء ناشر مکتبہ احرار لاہور)

مگر عملاً ہوا یوں کہ ٹھیک دسویں سال خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ربوہ جیسے عالمی مرکز کی بنیاد رکھنے کے بعد اس میں سب سے پہلے شاندار جلسے کے انعقاد کی توفیق عطا فرمائی۔ ازاں بعد پھر اس کی ترقی کا ایک ایسا انقلابی اور اعجازی دور شروع

ہوا کہ ایک عالم حیرت زدہ رہ گیا چنانچہ فیصل آباد کے اخبار المنبر نے ۲ر اگست ۱۹۵۵ء صفحہ ۱۰ میں لکھا:

"قادیانی جماعت ان تمام مخالفتوں کے علی الرغم بڑھتی چلی گئی اور آج تک مخالفت کے جتنے طوفان اس کے خلاف اٹھے ان کی لہریں تو آہستہ آہستہ دبتی ابھرتی رہیں لیکن یہ پودا پھیلتا چلا گیا۔"

پھر ۲۳ر فروری ۱۹۵۶ء کے پرچہ میں اعتراف کیا کہ "ہمارے واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے... لیکن ہم اسکے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے" یہ اضافہ کس صورت میں ہوا؟ اس سوال کا جواب اخبار مشرق ۲۰ر جون ۱۹۷۶ء کے الفاظ میں یہ ہے کہ:-

ہم نے گذشتہ نصف صدی میں احمدیوں کی مخالفت میں محض جلسوں جلوسوں اور مظاہروں اور کانفرنسوں اور تقریروں سے کام لیا لیکن احمدیوں نے خاموشی کے ساتھ پاؤں پھیلائے اس وقت دنیا کے اکتیس ملکوں میں انہوں نے پچاس سے زیادہ احمدیہ مشن قائم کر رکھے ہیں۔ ان کے زیر اہتمام تین سو چالیس مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ گھانا میں ایک سو اکسٹھ انڈونیشیا میں ساٹھ سیرالیون میں چالیس۔ نائجیریا میں چالیس اور مشرقی افریقہ میں بیس برطانیہ۔ امریکہ جرمنی ڈنمارک۔ ہالینڈ وغیرہ میں بھی ان کی مساجد موجود ہیں۔ انگریزی، جرمن اور دوسری زبانوں میں سولہ رسالے جاری ہیں اور بانی سلسلہ اور دوسرے نمایاں افراد کی کتابیں بھی مختلف زبانوں میں طبع ہو کر دنیا بھر میں فروخت ہو رہی ہیں چونکہ عامۃ المسلمین نے ایسی کوئی منظم کوشش نہیں کی اس لئے بیرونی دنیا کے بیشتر ممالک میں اسلام کی وہی تاویل چالو ہے جو احمدی کرتے ہیں اور بعض افریقی ممالک میں تو احمدیت ہی کو اصل اسلام کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔" (یہ نو سال قبل کی بات تھی۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے جماعت کی مساجد، مشنوں اور لٹریچر میں اس کے بعد بیش بہا اضافہ ہو چکا ہے) (باقی)

# مسلمان کون ہے؟

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

## اشتراک عمل کی اسلامی دعوت

اسلام دین فطرت ہے، اور تمام بنی نوع انسان کو دعوت الی اللہ دیتا ہے اور باہمی منافرت کو دور کرنے کا واحد مذہب اسلام ہے جس کے نام میں ہی سلامتی کا پیغام ہے حتیٰ کہ اہل کتاب (عیسائیوں اور یہودیوں) کو بھی اشتراک عمل کی دعوت عام دیتا ہے خداتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ

(آل عمران ۶۵)

(اے نبی) تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب (آؤ) بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان قدر مشترک ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض بعض کو خدا کے سوا ارباب نہ بنالیں۔

## کفر سازمشینوں کا مشغلہ

اسلام کا پیام تو اس قدر سہانا ہے کہ ان لوگوں کو بھی جو غیر مسلم کہلانے پر فخر کرتے ہیں ایک عقائد اور نیک اعمال میں اشتراک عمل کی دعوت دیتا ہے لیکن بہت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل بعض علماء عوام الناس کو بعض فرقوں کے خلاف غالباً [illegible] کی خاطر بھڑکا رہے ہیں۔ اگرچہ مسلم [illegible] ہے لیکن علماء اسلامی تعلیم کے منافی کفر ساز مشینوں سے تکفیر بازی کا بازار گرم کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۷۳ فرقوں میں سے ایک بھی تو نہیں جو کفر کے فتووں سے بچا ہو۔ تمام فرقے ہی علماء کے فتووں کی زد میں آئے بغیر نہ رہ سکے۔ جو غیر مسلموں کے لئے ایک مذاق اور ہنسی کا موجب بن رہا ہے۔ قارئین کی خدمت میں چند ایک فتوے پیش کئے جاتے ہیں جو سنجیدہ طبیعت مسلمانوں بھائیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہوگا کہ سب کے سب ہی ان فتووں کی روشنی میں کافر ہو گئے تو مسلمان کون ہے؟

کسی نے سچ ہی تو کہا ہے کہ

یارب یہ مولوی ہیں کہ فوارہ ہائے کفر
بنتے ہیں کافر، بس جدھر چاہیں مولوی

ملاحظہ فرمائیں، ہر طرف فتوے ہی فتوے

## پہلا فتویٰ

مودودی صاحب کی جماعت اور جماعت کے لٹریچر سے عام لوگوں پر یہ اثرات مرتب ہوئے ہیں کہ ائمہ ہدایت کی اتباع سے آزادی اور بے تعلقی پیدا ہو جاتی ہے جو عوام کیلئے مہلک اور گمراہی کا باعث ہے۔"

(دستخط مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا عبداللطیف مہتمم مظاہر العلوم سہارنپور وغیرہ۔ روزنامہ الجمعیۃ ۱۳ راگست ۱۹۵۱ء)

## دوسرا فتویٰ

سوائے شیعوں کے اور کوئی بھی ناجی نہیں خواہ وہ مارا جائے یا اپنی موت مرے۔"

(حدیقہ شہداء صفحہ ۴)

## تیسرا فتویٰ

"تکفیر غیر مقلدین یعنی وہابی چاروں اماموں کے پیرو اور چار طریقوں کے متبع یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اور چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ و مجددیہ سب لوگ کافر ہیں۔"

(جامع الشواہد صفحہ ۲ بحوالہ کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ کانپور)

## چوتھا فتویٰ

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلی اپنی کتاب حسام الحرمین کے صفحہ ۱۱۳ پر غیر مقلدین سے تمام گروہوں کے نام درج کرتے ہوئے یوں فتویٰ سناتے ہیں کہ:-

"یہ سب طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں اور جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔"

## پانچواں فتویٰ

تین سو علماء کے دستخطوں اور مہروں سے دیو بندیوں کے خلاف جن کو عام طور پر وہابی یا غیر مقلد کہا جاتا ہے۔ جو اشتہار کی شکل میں فتویٰ حسن برقی پریس لکھنؤ کے ذریعہ شائع ہوا ہے، طویل عبارت کو چھوڑتے ہوئے چند سطور بغرض خدمت ہیں جن سے علماء کی حالت کا بآسانی اندازہ ہو جائے گا:-

"ان عقائد کی وجہ سے علماء دیوبند مرتد و کافر ہیں اور ایسے اشد کافر ہیں کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر اور مرتد ہوگا...... وہابیہ دیوبندیہ سخت اشد مرتد و کافر ہیں اور جو ان کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر اور ایسے کافر کو اس کی عورت اس کے عقد سے نکل جائیگی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔"

(بحوالہ بدر ۱۷ مئی ۱۹۷۳ء)

## چھٹا فتویٰ

بنگلور اور مدینہ کے ۳۲ علماء نے تبلیغی جماعت کے لوگوں کو کافر قرار دے دیا ہے یہ ایک طویل اور تفصیلی فتویٰ ہے جو سوال و جواب کے رنگ میں تبلیغی جماعت کے عقائد پر بحث کرکے ان کے اجتماعات میں شرکت کرنے اور انہیں مساجد میں داخلے سے ممانعت کرتے ہوئے انہیں کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ جو چاہے مندرجہ ذیل پتہ سے مذکورہ فتویٰ منگوا سکتا ہے:-

"سیکرٹری اہل سنت والجماعت ۷ اڈرسن کالج۔ اوٹی سنگ۔"

ان علماء کی پھیلائی ہوئی وبائے تکفیر نے دنیا بھر میں ایک کو بھی تو مسلمان نہیں رہنے دیا۔ حالانکہ خود خالق کائنات کا واضح ارشاد ملاحظہ ہو۔

## ارشاد خداوندی

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (سورۃ نساء آیت ۹۵) کہ جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔

اسی ارشاد خداوندی کے خلاف عمل اس بات کا بین ثبوت ہے کہ دراصل یہ وہی علماء ہیں جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ (مشکوٰۃ)

علماء شر ترین آسمان کے نیچے بد ترین مخلوق ہوں گے اور ان سے فتنے پھوٹیں گے۔ کیا یہ کوئی کم فتنہ ہے کہ کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ تھوپ دیا جائے۔

## ارشاد نبوی

معزز بھائیو! ہمارے پیارے آقا کا ایک ارشاد آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے آپ کی ضمیر کو بیدار کرنا مقصود ہے۔ ايما رجل قال لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما (متفق علیہ)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کہلانے والے نے کسی مسلم کو کافر کہا، پس اگر وہ کافر نہیں تو ایسا کہنے والا خود کافر ہو جائیگا۔

## مسلمان کی تعریف

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہ رب العزت سے یہ اطلاع دے دی گئی ہوگی کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جب مسلمانوں کو کافر قرار دینے کی مشینیں تیزی سے کام کرنے لگیں گی۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے یہ صراحت فرما دی کہ مسلمان کسے کہتے ہیں فرمایا:

من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذالك المسلم الذى له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فى ذمته

کہ جو شخص ہماری طرح نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ ہو کر عبادت بجا لائے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی امان ہے۔ پس اللہ کی امان کے متعلق عہد کو مت توڑو۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

## حضورﷺ کا عظیم الشان فیصلہ

آج کل عوام الناس کو علماء بھڑکا رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم ہے، جماعت پر تمام علماء اور پاکستانی اسمبلی نے فتویٰ لگایا ہے وغیرہ۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ کیا علماء اور کسی ملک کی قانون ساز اسمبلی کسی کے دین کے بارے میں فیصلہ کرنے کی مجاز ہے؟ کیا کسی کا مذہب وہ نہیں ہوگا جس کا وہ اپنی زبان سے اقرار کرے۔

"ایک بار صحابہ میں کسی لونڈی کے مسلمان ہونے کا معاملہ زیر بحث آیا۔ معاملہ آنحضرت صلعم کے دربار میں پہنچا حضور نے اس سے پوچھا، خدا کہاں ہے؟ لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

اس پر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ھو مؤمنۃ ورب الکعبۃ رب کعبہ کی قسم یہ مومنہ ہے۔
(الیواقیت والجواہر از حضرت عبدالوہاب شعرانی مبحث ۸ جلد ۱ صفحہ ۲۴)

سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا نچوڑ غیر مسلم کو مسلمان بنانا تھا اور آج کے علماء اس اسوۂ حسنہ پر اس طرح عمل پیرا ہیں کہ احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے رہے ہیں۔ جبکہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے بڑی صراحت سے فرما دیا کہ ایک احمدی کا کیا مذہب ہے۔ فرماتے ہیں۔

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائکہ حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور باحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔"
(ایام الصلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

یہ وہ مذہب ہے جس کا ہر احمدی اقرار کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اب اس کی روشنی میں آپ علماء کے فتوؤں کو بھی دیکھ لیں جو وہ جماعت احمدیہ پر لگاتے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے تو آج سے اسّی سال قبل انہیں کفر کے فتوؤں کی گھن گرج میں بآواز بلند فرمایا تھا جس کا آج ہم بھی اعلان کرنا اپنے لئے فخر کا موجب سمجھتے ہیں کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(خدا کے بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہی کفر ہے تو میں بخدا سخت کافر ہوں۔)

معزز قارئین! آپ سے گزارش ہے کہ مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں آج ہم سب کلمہ گو مسلمانوں کو مل کر کام کرنا چاہئے تاکہ اس کشتی امت کو منجدھار سے نکال کر ساحل عافیت تک پہنچائیں نہ کہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا کر نفرت کی آگ کو بھڑکاتے رہیں۔ آج کے بے دینی کے دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ میدان عمل میں آکر اپنا سب کچھ دین خدا کے لئے قربان کرنے کی روح پیدا کی جائے لیکن بہت ہی تکلیف اور دکھ سے کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے جب یہ سنتے ہیں کہ فلاں فرقہ نے فلاں فرقہ کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ ان علماء کے فتووں نے امت مسلمہ کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اور آج بھی مسلمان آپس میں دست و گریباں ہیں

اے علماء کیا یہ سچ نہیں ہے
اِدّعائے پیروی دین و ایمان اور تو
دیکھ اپنی کہنیاں جن سے ٹپکتا ہے لہو

## ایک عبرتناک انجام

بیہقی اور ابو نعیم نے قبیصہ بن ذویب رضی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص محلم بن جثامہ رضی نے مشرکوں کے گروہ پر حملہ کیا، مشرک شکست کھا گئے۔ ایک مشرک پر غشی طاری ہو گئی۔ جب اس نے قتل کے ارادہ سے تلوار کا وار کرنا چاہا تو اس مشرک نے کہا لا الٰہ الا اللہ مگر اس کے باوجود محلم اس سے گتھم گتھا ہو گئے اور اسے قتل کرکے ہی دم لیا۔ بعد ازاں محلم رضی کے دل میں اس قتل پر خلش پیدا ہوئی تو انہوں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں ساری بات کہہ دی آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا، کیا تو نے اس کا دل چیر کر معلوم کر لیا تھا کہ وہ قتل کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا ہے؟ خیر چند دنوں بعد قاتل محلم رضی انتقال کر گئے، لوگوں نے دفن کر دیا لیکن زمین نے اسے باہر پھینک دیا اس پر اس کے اہل و عیال حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اطلاع دی حضور صلعم نے فرمایا اسے پھر دفن کر دو۔ چنانچہ دوبارہ دفن کیا گیا لیکن زمین نے انہیں پھر باہر پھینک دیا اور ایسا تین مرتبہ ہوا۔ حضور صلعم نے فرمایا، زمین نے ایسے شخص کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جس نے کلمہ گو قتل کیا ہے۔ اس لئے اسے کسی غار میں پھینک ڈالو۔ طبرانی اور بیہقی نے بحوالہ حسن لکھا ہے کہ ایک آدمی نے ہمیں یہ واقعہ بتاتے ہوئے یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگرچہ زمین اس شخص سے بھی بدتر انسان کو اپنے اندر جگہ دے دیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس واقعہ کو امت محمدیہ کے لئے عبرت کا نشان بنا دے۔ تاکہ آئندہ تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو قتل کرنے یا اسے غیر مسلم ہی سمجھنے کی جرأت نہ کر سکے جو کلمۂ شہادت پڑھتا ہو یا کہتا ہو کہ میں مسلمان ہوں۔ (خصائص الکبریٰ جلد ۲ طبع اول دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد ۱۳۱۹ھ)

براہ کرم غور فرمائیں کہ جب جماعت احمدیہ کے جملہ افراد ارکان اسلام پر عمل پیرا ہیں اور ان کے بارے میں کوئی اختلاف کا شائبہ ہی نہیں تو کیا اس کے باوجود کسی عالم دین اور کسی اسلامی ادارہ خواہ دیوبند کا ہو یا بریلی کا، رابطہ عالم اسلامی ہو یا موتمر اسلامی یا پاکستانی اسمبلی، ان کے سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ سند دیں تو پھر ہم مسلمان ہیں، ورنہ کافر۔ اور کیا آج اسّی کروڑ مسلمان ان نام نہاد اسلامی اداروں کے رہین یا مسلمان ہیں؟ جبکہ ہر ادارہ اور ہر فرقہ نے دوسرے کو دائرہ اسلام سے ہی خارج کر دیا ہے۔ سچ ہے مسلمان تو وہ ہیں جو بزبان مسلمان عالم باری میں کروڑوں یوں تو ہیں لکھے ہوئے مردم شماری میں

# "اذکروا موتٰکم بالخیر"

خاکسار کی اہلیہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ بعمر ۶۶ سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث مورخہ ۳۱ ۸/۸۴ بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون
اسی روز براک وڈ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم مورخہ ۵ ۹/۸۴ کو بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور خاکسار اور خاکسار کی اولاد سے تعزیت فرمائی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ باوجود دنیوی تعلیم نہ ہونے کے ذہانت اور شعور کمال درجہ کا حاصل تھا خاکسار نے جب ۱۹۳۹ء میں ایک خواب کی بنا پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ تو انہیں بھی ایسا کرنے کو کہا۔ کہنے لگیں کہ یہ دین کا معاملہ ہے۔ جب تک خود تحقیق نہ کر لوں بیعت کیسے کر لوں چنانچہ ۱۹۴۴ء میں خود قادیان جا کر ہر طرح سے تسلی کر لینے کے بعد بیعت سے مشرف ہوئیں اور آخری دم تک صدق سے اس پر قائم رہیں۔

مرحومہ عبادت گزار اور ہمہ وقت تسبیح و تحمید، درود شریف کا ورد کرنے والی تھیں فریضہ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہوئیں زندگی نہایت ہی سادہ، تکلفات سے کلی عاری۔ کفایت شعاری اور پس اندازی کا علم خاکسار کو صرف لڑکیوں کی شادی کے موقعہ پر ہی ہوتا۔ اقرباء اور غرباء پرور تھیں۔ حافظہ ایسا تیز کہ ایک دفعہ کی کہی سنی بات کبھی نہ بھولتیں بہت ہی ملنسار دل کی حلیم دینی ظرافت طبع کے باعث ہرہ لعزیزہ اور لجنہ اماء اللہ کی مجلسوں کی روح رواں تھیں گو ذیابیطس کی بیماری کے باعث گزشتہ چند سالوں سے طبیعت میں وہ شگفتگی نہ رہی تھی۔

تعمیر مساجد اور تعمیر مراکز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی۔ وفات سے ہفتہ عشرہ قبل اپنی ہمراز سہیلی مسز طیبہ کریم سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تعمیر مراکز فنڈ میں یکصد پاؤنڈ بھیجتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے کسی کا محتاج نہ کرے اور چلتے پھرتے بلا لیوے۔ خدا کی شان! ملاحظہ کیجئے قبولیت دعا کا کرشمہ کہ کہا "سلطان احمد! سینے میں کچھ درد اٹھا ہے۔ بہتر ہے ایمبولنس کو بلا لو" خود فرش سے اٹھ کر چار پائی پر جا کر لیٹ گئیں اور آنکھیں اور منہ بند کر لیا۔ چند منٹ بعد سلطان احمد نے کہا اٹھو امی ایمبولنس آگئی ہے۔ بھلا وہ کیسے اٹھتیں خدا جانے کتنے منٹ پہلے ہی وہ اللہ میاں کو پیاری ہو چکی تھیں۔ سبحان اللہ! کلُّ من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

مرحومہ نے تین لڑکے تین لڑکیاں جو سارے بوقت تدفین حاضر تھے اور ماشاء اللہ صاحب اولاد اور اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں اپنے پیچھے اپنی یادگار چھوڑے ہیں اکاون سال ازدواجی زندگی گزارنے کے بعد عمر کے اس حصہ میں جب کہ رفیقۂ حیات کی موجودگی کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے لازماً خاکسار کو احساس تنہائی درپیش ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے بلندی درجات سے نوازے ہمارا حامی و ناصر۔ متولی۔ متوکل اور متکفل ہو۔ آمین ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ خاکسار کیپٹن محمد حسین چیمہ لندن

# شیخ اکبر اور ظہور

از محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم سابق مبلغ مغربی افریقہ

دنیائے اسلام کے مشہور و معروف صوفی اور عظیم فلسفی حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی ہجری میں سپین کے شہر مرسیہ میں پیدا ہوئے۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب "فصوص الحکم" کے دوسرے باب میں آخری زمانے کے عظیم اور عالمگیر مصلح کی آمد کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وَعَلٰی قَدَمِ شِیْثٍ یَکُوْنُ آخِرُ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ مِنْ ھٰذَا النَّوْعِ الْاِنْسَانِیِّ وَھُوَ حَامِلُ اَسْرَارِہٖ وَلَیْسَ بَعْدَہٗ وَلَدٌ فِیْ ھٰذَا النَّوْعِ فَھُوَ خَاتَمُ الْاَوْلَادِ۔ وَتُوْلَدُ مَعَہٗ اُخْتٌ لَہٗ فَتَخْرُجُ قَبْلَہٗ وَیَخْرُجُ بَعْدَھَا۔ یَکُوْنُ رَأْسُہٗ عِنْدَ رِجْلَیْھَا وَیَکُوْنُ مَوْلِدُہٗ بِالصِّیْنِ وَلُغَتُہٗ لُغَۃُ بَلَدِہٖ وَیَسْرِی الْعُقْمُ فِی الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَیَکْثُرُ النِّکَاحُ مِنْ غَیْرِ وِلَادَۃٍ وَیَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَلَا یُجَابُ"

مندرجہ بالا عبارت کا ترجمہ اور مفہوم روز نامہ امروز کے ہفت روزہ شمارہ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۸۳ء میں کتاب "فصوص الحکم" کے عنوان کے تحت ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:۔

"کتاب کے دوسرے باب میں جو حضرت شیث کے متعلق ہے شیخ اکبر ابن عربی نے ایک انکشاف کیا ہے جو آج کے حالات کے مطابق بے حد چونکا دینے والا ہے ان کے اس انکشاف کا حرف بحرف ترجمہ یوں ہے:۔

"حضرت شیث کے نقشِ قدم پر نسلِ انسانی کا وہ آخری فرد ظہور پذیر ہوگا۔ جو حضرت شیث کی مانند اسرار خداوندی کا محرم ہوگا۔ حاملین اسرار الٰہی میں یہ بچہ بمنزلہ خاتم الاولاد کے ہوگا۔ اس بچے کا سر اپنی بہن کے قدموں کے پاس ہوگا۔ اس بچے کی ولادت ملک چین میں ہوگی۔ اور وہ اُس ملک کی زبان میں اسرار الٰہیہ کو منکشف کرے گا۔"

"شیخ اکبر ابن عربی فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں وہ بچہ پیدا ہوگا اس وقت آبادی بہت کثیر ہوگی اور وسائل معیشت محدود ہو جائیں گے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"مردوں اور عورتوں میں بانجھ پن کا سلسلہ شروع ہو جائیگا نکاحوں کی کثرت کی وجہ سے اولاد کا سلسلہ منقطع ہو جائیگا۔"

"یہ صاف اور واضح اشارہ خاندانی منصوبہ بندی کی طرف ہے یعنی اس زمانے میں خاندانی منصوبہ بندی پر شدت سے عمل کیا جا رہا ہوگا۔"

"فصوص الحکم میں ایسی کئی چونکا دینے والی باتیں موجود ہیں۔ جو آنے والے زمانوں کے بارے میں پیشگوئی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ انکشافات کسی نجومی یا ستارہ شناس کے نہیں۔ نہ ہی ان میں کوئی تعصّی ملتی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ چونکہ شیخ اکبر ابن عربی اسرار و رموز کو جانتے تھے اور ان کو علم لدنی حاصل ہوا تھا اس لئے وہ ان میں سے بعض اسرار کا انکشاف بھی کر دیتے تھے جس زمانے میں یہ کتاب لکھی گئی اس زمانے میں ان اسرار و رموز کو سمجھنا بے حد مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ لیکن اب سائنسی تحقیق کے اس دور میں ان انکشافات کی سچائی ثابت ہو گئی ہے۔ اور بہت سی سچائیوں کو ثابت کیا جائیگا۔

شیخ اکبر ابن عربی کے بعض افکار و نظریات کی بناء پر ایک زمانے میں خاص طور پر ان کی بڑی تنقید کی گئی اور ان کو گمراہ کہنے والا بھی کہا گیا۔ ..... لیکن اگر شیخ اکبر ابن عربی کے افکار و نظریات پر غور کیا جائے تو پھر کوئی پیچیدگی باقی نہیں رہتی۔"

## غیر تشریعی نبوّت کا مسئلہ

"ایک خاص مسئلہ کی وجہ سے ان پر بہت تنقید کی گئی۔ جس کا ذکر ضروری ہے شیخ اکبر ابن عربی بظاہر نبوت غیر تشریعی کے اجراء کے قائل نظر آتے ہیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جو بہت جلد جذباتی بنا دیتا ہے اور اس نظریئے کی طرف پوری توجہ دینے کے قابل نہیں چھوڑتا۔"

"فصوص الحکم" سمیت شیخ اکبر ابن عربی کی جملہ تصانیف پڑھ لیجئے غیر تشریعی نبوت کے اجراء کے قائل ہونے کے ساتھ اپنے بے پناہ علم کے باوجود ان کے ہاں ادنیٰ سا اشارہ بھی نہیں ملتا کہ وہ خود اس منصب پر فائز ہونے کا رتی بھر بھی شوق رکھتے ہوں۔ ادھر ہمارے زمانے کی بات یہ ہے کہ ہم نے ایسے لوگوں کو جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرتے دیکھا ہے جو علم میں صفر تھے شیخ اکبر ابن عربی ختم نبوت کے دل سے قائل تھے وہ غیر تشریعی نبوت کے اجراء کے صرف اس حد تک قائل ہیں کہ جس حد تک انہیں اسلام کی تعلیمات میں اس کی گنجائش دکھائی دیتی ہے شیخ اکبر ابن عربی غیر تشریعی نبوت کی جو تعریف پیش کرتے ہیں وہ نہ تو خلافِ شرع ہے نہ الجھا دینے والی ہے وہ علماء کو وارثین نبوت قرار دیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں ..... وہ علماء کو مذکورہ بالا حیثیت دینے کے باوجود ان کو یہ حق نہیں دیتے کہ وہ اس کا دعویٰ کریں کیونکہ وہ اہل علم کے لئے ایسے دعویٰ کو نازیبا سمجھتے ہیں۔"

(مزید تفصیل ملاحظہ ہو ہفت روزہ امروز مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۸۳ء صفحہ نمبر ۸)

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حوالے بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے جو شیخ اکبر ابن عربی کے الفاظ مولدہ بالصین کی تشریح و تعیین کرتے ہیں:۔

(۱) ۔ علامہ الشیخ داؤد بن محمود القیصری اپنی کتاب مطلع خصوص الکلم فی معانی فصوص الحکم کی شرح میں حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کی مذکورہ بالا پیشگوئی درج کرنے کے بعد مولدہ بالصین کی تشریح میں صفحہ ۸۷ پر لکھتے ہیں:۔

وَالْمُرَادُ بِالصِّیْنِ الْعَجَمُ کَمَا قَالَ فِی الْعَنْقَاءِ الْمُغْرِبِ وَھُوَ اَیِ الْخَاتَمُ مِنَ الْعَجَمِ لَا مِنَ الْعَرَبِ۔

یعنی صین کے لفظ سے مراد عجم ہے جیسا کہ شیخ اکبر ابن عربی نے اپنی کتاب العنقاء المغرب میں لکھا ہے کہ وہ یعنی "خاتم الاولاد" عجم میں سے ہے نہ کہ عرب میں سے اور فصوص الحکم کے ایک دوسرے شارح نے اس مقام پر حدیث نبوی اطلبوا العلم ولو بالصین (الحدیث) میں بھی صین سے مراد دور کا علاقہ لیا ہے پس اس لحاظ سے مولدہ بالصین کے معنی ہوں گے۔ مولدہ بالعجم یعنی اس کا مولد عرب نہیں بلکہ عجم ہوگا۔

۲۔ شیخ یاقوت بن عبد اللہ الحموی والرومی اپنی کتاب معجم البلدان الجزء الخامس صفحہ ۱۸۱ میں زیر لفظ صین لکھتے ہیں:۔

سرت من مدن السواحل اِلَی الْمُلْتَانِ وَھِیَ آخِرُ مُدُنِ الْھِنْدِ مِمَّا یَلِی الصِّیْنَ

یعنی میں ساحلی شہروں سے چل کر ملتان پہنچا اور وہ ہندوستان کے آخری شہروں میں سے ہے جو چین سے ملتا ہے۔

اس بیان کی رو سے پنجاب کا علاقہ پرانے زمانے میں ہندوستان کی سرحد ملتان تک چین سمجھا جاتا تھا۔

تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب ازالۂ شبہات از قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم صفحات ۱۱۸، ۱۱۹ و تریاق القلوب صفحہ ۱۵۸

— : —

# اعلاناتِ نکاح

① ۔ مورخہ ۱۵/۱/۸۴ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے برادرم مکرم محمد رحمت اللہ صاحب ولد مکرم محمد نعمت اللہ صاحب ساکن چنداپور (آندھرا) کا نکاح عزیزہ رفعت پروین صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جرچرلہ (آندھرا) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پڑھا خوشی کے اس موقعہ پر مکرم محمد نعمت اللہ صاحب نے مبلغ بیس روپے اور مکرم محمد صادق صاحب نے پچیس روپے مختلف مدات میں ادا فرمائے ہیں۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور موجب ثمرات حسنہ بنائے آمین

خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان

② ۔ مورخہ ۲۱/۹/۸۴ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ یاری پورہ میں عزیز راجہ الیاس احمد خان ابن مکرم راجہ بشیر احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نوتہ۔ ہی کا نکاح عزیزہ صدیقہ اختر صاحبہ بنت مکرم راجہ ارشاد احمد خان صاحب سکنہ براز کوٹ کے ساتھ مبلغ دس ہزار ایک سو گیارہ روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر فریقین نے مبلغ پینتالیس روپے مختلف مدات میں ادا کئے بزرگان سلسلہ درویشان کرام اور احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہات سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار عبد الحمید ٹاک صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ

# مولانا رومؒ اور نبوت

از مکرم سید امتیاز احمد شاہ صاحب لندن۔ انگلستان

مولانا رومؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ان کی تصنیف جسے "مثنوی مولانا رومؒ" کہتے ہیں اس کے بارہ میں متفقہ طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ "مثنوی مولوی معنوی ہست قرآن درزبان پہلوی"

مولانا موصوف کی مثنوی درحقیقت ان کی زبانی تفسیر قرآن ہے۔ مولانا اشعار میں قرآن مجید کی آیات کی تشریح اس خوبی سے بیان فرماتے ہیں کہ پڑھنے والا آپ کی قابلیت اور فن تفسیر کا لوہا مانے بغیر نہیں رہ سکتا۔

نبوت اور "ختم نبوت" کا مسئلہ آج کل پاکستان میں انسانیت کے لئے زہر قاتل ثابت ہو رہا ہے۔ وہی نبی اکرم صلعم جو انسانیت کے علمبردار اور دو جہاں کے لئے رحمت بن کر آئے تھے آج انہی کے نام پر انسانیت سوز مظالم کا ڈھائے جانا ملاں اور مولویوں کے لئے فخر کا باعث بن رہا ہے۔ کاش کہ احمدیوں کے خلاف آرڈیننس پاس کرنے سے پہلے پاکستان کے ذمہ دار حکام یا اس آرڈیننس پر خوشیاں منانے والے لوگ اگر قرآن پاک کی آیات کی تفہیم سے بالا تھے تو کم از کم مولانا رومؒ جیسے جید عالم کی مثنوی کے چند اشعار ہی ملاحظہ فرما لیتے۔

نبوت کے متعلق مولانا اپنی مثنوی دفتر اول حصہ اول میں فرماتے ہیں:-

نیکواں را ہست میراث از خوشاب
آں چہ میراث است أورثنا الکتاب،

ترجمہ:- نیک لوگوں کا ورثہ ہدایت کے شیریں پانی سے ہے۔ وہ ورثہ جو اورثنا الکتاب میں مراد ہے۔

تشریح:- نیک لوگوں کو کتاب الہیہ کے ذریعہ ہدایت حاصل ہوتی ہے۔

آگے فرماتے ہیں:-

شد نشان پاک شاہاں از تبہگری
شعلہا از گوہر پیغمبری

ترجمہ:- اگر غور کرو تو معلوم ہو سکتا ہے کہ جوہر رسالت کے انوار طالبوں پر جلوہ گر کئے گئے ہیں۔

شعلہا با گوہراں گرداں بود
شعلہ آں جانب رود ہم کاں بود

ترجمہ:- یہ انوار پیغمبروں کی ذات سے نوبت بہ نوبت گردش کرتے رہتے ہیں۔ انوار کا سرچشمہ وہ پاک جہاں پاک ذاتیں ہوں۔

تشریح:- ہر زمانے میں انبیاء اور مرسلین نوبت بہ نوبت مبعوث ہوتے رہتے ہیں جن کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت حاصل ہوتی ہے (یہاں لفظ بود استعمال ہوا ہے جو استمرار پر دلالت کرتا ہے)

دفتر اول حصہ چہارم میں "مکہ وغیرہ میں فتح طلب کرنا دنیاوی بادشاہت کی خواہش سے نہ تھا۔" کے باب میں ختم نبوت کی اتنی خوبصورت تفسیر بیان فرمائی ہے کہ حضور اکرم صلعم کے درجہ اور تمام انبیاء سے افضل ہونے میں کوئی شک ہی نہیں رہتا۔

فرماتے ہیں:-

آنکہ اوات تخزن ہفت آسماں
چشم دل بربست روز امتحاں

ترجمہ:- یعنی حضرت صلعم کی یہ شان ہو کہ حضورؐ نے امتحان (یعنی معراج) کے وقت اپنی آنکھوں اور دل کو ہفت آسمان تک بند کر لیا (اور بجز مشاہدہ الٰہی اور کسی طرف توجہ نہیں کی)

تشریح:- شارحین عموماً اس کی تشریح یوں کرتے ہیں کہ روز امتحان سے معراج مقصود ہے۔ معراج کو امتحان اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ اس سے قدرات کو یہ دکھلانا مقصود تھا کہ آپؐ کا درجہ بمقابل دیگر انبیاء علیہم السلام کے کس قدر بلند تھا چنانچہ آپ اس امتحان گاہ میں پہنچے تو نتیجہ یہ نکلا کہ شرف و تقدیس اور اصطفا اور تقدس کی فہرست میں آپ کا اسم گرامی سب سے اوپر نظر آیا۔ (اور یہی خاتم النبیین یا آخری نبی کی صحیح تفسیر ہے۔ راقم)۔

| | |
|---|---|
| سدرۃ المنتہیٰ | حضرت محمد رسول اللہ صلعم |
| ساتواں آسمان | حضرت ابراہیم علیہ السلام |
| چھٹا آسمان | حضرت موسیٰ علیہ السلام |
| پانچواں آسمان | حضرت ہارون علیہ السلام |
| چوتھا آسمان | حضرت ادریس علیہ السلام |
| تیسرا آسمان | حضرت یوسف علیہ السلام |
| دوسرا آسمان | حضرت عیسیٰ علیہ السلام |
| پہلا آسمان | حضرت آدم علیہ السلام |
| | اہل زمین |

امام احمد حنبلؒ نے اسکی تفصیل یوں بیان کی ہے۔

معراج کی رات کو حضور سرور عالمؐ نے ان انبیاء سے مختلف آسمان پر ملاقات فرمائی یعنی کہ فضیلت یا درجے کے لحاظ سے مختلف انبیاء کی کیا پوزیشن ہے۔ اس لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے تو حضورؐ کا درجہ سب سے بلند ہے۔ اور اہل زمین دیکھیں تو حضور آخری نبی قرار پاتے ہیں بعض تفسیروں میں ہے کہ معراج میں اللہ تعالیٰ نے دونوں جہاں حضورؐ کے سامنے پیش کئے۔ مگر آپ نے جمالِ احدیت کو سب پر ترجیح دی۔ اردو کے مشہور شاعر غالبؔ نے اس مضمون کو اسی رنگ میں پیش کیا ہے ؎

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے کہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں!

آگے مولانا فرماتے ہیں:- ؎

آنچناں برگشتہ از اجلالِ حق
کاندر وہم راہ نیابد آلِ حق

ترجمہ:- آپ مشاہدۂ جلالِ حق میں اس قدر مشغول تھے کہ اس میں باقی اہل اللہ کو دخل نہیں ہو سکتا۔

تشریح:- آپ کو جس اعلیٰ پایہ کی معیتِ حق حاصل تھی اس سے کوئی اور مقرب فرشتہ اور رسول بہرہ ور نہ تھا

لا یَسَعُنِی فیہا نبیٌّ مرسلٌ
والملک والروح ایضاً فاعقلوا

ترجمہ:- (خود آنحضرتؐ کا ارشاد ہے) ہمارے وقت خاص میں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کو حاصل ہے۔ کسی نبی مرسل اور فرشتے اور جبریل علیہ السلام کو بار یابی کی گنجائش نہیں

حدیث۔ لِی مع اللہ وقت لا یسع فیہ ملکٌ مقربٌ ولا نبیٌّ مرسلٌ۔

(رسالہ قیشری)

ان تینوں اشعار سے صریحی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اصطفا اور تقرب اور مرتبے اور فضیلت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہی خاتم کی صحیح تفسیر ہے۔ یعنی کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں۔

# قرارداد تعزیت منجانب لجنہ اماء اللہ سپین

گذشتہ چند ماہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان میں یکے بعد دیگرے تین وفاتیں ہوئیں۔ ان میں سے ہر یک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہت بزرگ اور قابلِ احترام ہستی تھی جنکی تمام عمر خدمت دین میں گذری۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ماہ جون میں حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جو ہمارے محترم میر محمود احمد ناصر صاحب امیر جماعت ہائے سپین کی سب سے بڑی ہمشیرہ تھیں۔ اور جماعت میں بڑی عزت اور محبت کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں۔ اللہ کو پیاری ہوئیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے پوتے حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی بیگم تھیں۔ اور صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا قلاگر احمد صاحب کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بلند اخلاق سے آراستہ تھیں۔ اپنے عزیزوں، ہمسایوں اور تمام ملنے جلنے والوں سے نہایت محبت بھرا سلوک کرنے میں شہرت رکھتی تھیں۔ اور بلند پایہ اخلاق کی مالک تھیں۔

دوسرا سانحہ محترم نواب مسعود احمد خانصاحب کی وفات کا ہے جو حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم سیدہ رضی اللہ عنہا کے فرزند ثانی تھے۔ اور حضرت میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ اور جو سلسلہ عالیہ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ خود بھی بہت نیک تھے اور اللہ تعالیٰ نے نیک اور [illegible] سے نوازا تھا۔ آپکے ایک فرزند صاحبزادہ منصور احمد خانصاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل یورپ میں نڑرلینڈ مشن احمدیہ کے مربی انچارج ہیں اور اس مشن کو کامیابی سے چلا رہے ہیں۔

[illegible] حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہؓ کا ہے جو نہایت ہی کامیاب اور نیک زندگی گذار کر ۹۰ سال کی عمر میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئیں۔ آپ حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ کی پہلی بیگم کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ آپ کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیارے فرزند حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا اور نکاح کی تقریب کو اپنی مبارک اور بابرکت موجودگی سے نوازا۔ تقریب رخصتانہ مئی [illegible] کو عمل میں آئی۔ آپ بیشمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ دعاگو، سلیقہ شعار، کفایت پسند اور غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت نیک اولاد سے نوازا اور ان سب کو سلسلہ کی نمایاں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ سپین ان سانحہ ہائے ارتحال پر انتہائی غم و درد کا اظہار کرتی ہیں۔ اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں بزرگ ہستیوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کے درجات کو ہر لحظہ بلند سے بلند تر کرے

[illegible] لجنہ اماء اللہ سپین کی تمام ممبرات ٭

# حکومت پاکستان کا معاندانہ رویہ بقیہ

ان کی مسجدوں کا رُخ قبلہ کی جانب سے ہٹا کر کسی اور سمت پھیر دیا جائے وغیرہ وغیرہ

۶:۔ ملکی پریس کو آج بھی اسی طرح اجازت بلکہ ترغیب دی جاتی ہے جس طرح پہلے تھی کہ ان مطالبات کی خوب تشہیر کیجائے بلکہ حکومت کے اخبارات تو فخریہ شہ سرخیوں کے ساتھ یہ مطالبات شائع کرتے ہیں جبکہ انتظامیہ کی اجازت نہیں کہ وہ ان کے خلاف نقصِ امن کی کاروائی کر سکے۔

۷:۔ اس سنگین اشتعال انگیزی کے جواب میں احمدیوں کو یہ بھی اجازت نہیں کہ زبانی یا تحریری اپنے دفاع میں کچھ کہیں تو تین سال قید اور غیر معین جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے احمدیہ پمفلٹ "ایک حرفِ ناصحانہ" کی ضبطی حکومت کی اس حکمتِ عملی کی آئینہ دار ہے۔

۸:۔ وہ سیاسی رہنما جنہوں نے احمدیوں کے حق میں بیان دے کر عوامی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کی ان کی بھی مکمل زبان بندی کر دی گئی۔

۹:۔ صدر کے کابینہ کے وزیر غلام دستگیر نے چند روز پہلے گوجرانوالہ میں تقریر کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں یہ فخریہ اعلان کیا کہ صدر صاحب نے ہرگز کسی دباؤ میں آکر یہ حکم نامہ جاری نہیں کیا بلکہ یہ اُن کا ذاتی کارنامہ ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے اور ایسے اور بھی بہت سے شواہد سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ صدر صاحب کا پیش کردہ عذر کہ میں نے عوامی دباؤ میں آکر یہ فیصلہ کیا ہے صریحاً غلط بیانی ہے۔ اگر علماء یہ عذر پیش کرتے کہ حکومت کے دباؤ میں آکر ہم لوگ یہ انسانیت کش افعال کر رہے ہیں تو اُن کا یہ عذر کسی حد تک قابلِ پذیرائی ہو سکتا تھا۔۔۔

## صدارتی حکم کی اندرونی گواہی

صدارتی حکم کا ایک ایک لفظ گواہ ہے کہ یہ حکم کسی مظلوم جماعت کو ظلم سے بچانے کے لئے نہیں بلکہ مظالم کا نشانہ بنانے کیلئے جاری کیا گیا ہے۔

چونکہ اسلام کے نام پر ایسا کیا گیا ہے اس لیئے درحقیقت یہ حکم اسلام کے خلاف بھی ایک ظالمانہ سازش کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس آرڈیننس کو پڑھ کر دنیا کا کوئی صاحب ہوش و حواس اس پاک مذہب کے بارے میں اچھی رائے قائم نہیں کر سکتا جس کے نام پر یہ حکمنامہ جاری کیا گیا ہے۔

پس سب سے بڑا حملہ یہ آرڈیننس اسلام کے پاک نام اور اس کی پاک تعلیم پر کرتا ہے۔ اس حکمنامہ کے صرف بعض پہلوؤں کا تجزیہ ہی یہ بھانڈا پھوڑنے کے لئے کافی ہے کہ اس کا مقصد مظلوم کا دفاع کرنا نہیں بلکہ ایک مظلوم جماعت کو ایک سیاہ قانون کی زد میں لا کر تمام بنیادی انسانی اور شہری حقوق سے محروم کرنا ہے۔

## یہ قانون ظلم کے احتمالات کو لامحدود کرتا ہے۔

اس قانون کے نفاذ کے بعد ہر احمدی کی جان، مال اور عزت اس کے دشمنوں کے ہاتھوں تھما دی گئی ہے اور ہر جھوٹا معاند جب چاہے جس احمدی کو چاہے شخصی آزادی سے محروم کر سکتا ہے۔ اس غرض سے پولیس میں یہ رپورٹ درج کروانا کافی ہے کہ مثلاً

◉۔ فلاں احمدی نے مجھے تبلیغ کر کے احمدی بنانے کی کوشش کی۔

◉۔ فلاں احمدی کو میں نے آذان دیتے ہوئے سُنا۔

◉۔ فلاں احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہہ رہا تھا۔

◉۔ فلاں احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہہ تو نہیں رہا تھا مگر اس کی طرز سے صاف ظاہر تھا کہ گویا مسلمان ہے۔

**ثبوت**:۔ کوئی سے دو جھوٹے گواہ جن کی ملک کی مارکیٹ میں کوئی کمی نہیں۔

## پولیس کاروائی

ایسی ہر رپورٹ پر پولیس اس حکمنامہ کے تحت مجبور ہے کہ فی الفور ملزم کو گرفتار کرلے اور مقدمہ درج کرے۔ مذکورہ بالا جرائم چونکہ پاکستان کی اسلامی مملکت میں چوری، ڈاکہ، قتل کی کوشش، آنکھیں نکالنا، یا دیگر اعضاء کاٹنا، رشوت ستانی، افتراء، دھوکہ دہی، غریبوں کا مال کھا جانا، بچوں کا اغواء اور کمزور عورتوں پر بہیمانہ مظالم سے زیادہ سنگین جرائم ہیں۔ اس لئے قابلِ ضمانت ہیں یعنی چوری، ڈاکہ، غصب اور اغواء کا ملزم تو ضمانت پر رہا ہو سکتا ہے مگر آذان دینے والا احمدی یا اپنے آپ کو مسلمان سمجھنے والا احمدی اس رعایت کا مستحق نہیں۔ پس لازماً تا فیصلہ مقدمہ وہ قید و بند کی صعوبتوں کا شکار رہیگا اور موجودہ حکومت کے تحت جو عدلیہ کی بے بسی ہے اس کو دیکھتے ہوئے ایسے مقدمات کے فیصلہ کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔ چنانچہ اس حکمنامہ کے بعد عملاً ایسے متعدد واقعات ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں کہ مظلوم احمدیوں کو ایسی ہی شکایت پر زیر حراست لے لیا گیا۔ حتیٰ کہ ایک نجی ملازم نے ذاتی اختلاف پر جب مالکان کے خلاف یہ رپورٹ درج کروائی کہ مالکان نے مجھے احمدی بنانے کی کوشش کی تھی تو پولیس نے بلا تاخیر دونوں بھائیوں کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں جیل میں ڈال دیا۔

جس طرح یہ حکمنامہ انسانیت کی روح سے کلیتہً عاری ہے اگر پاکستان کی انتظامیہ اور پولیس اور عدلیہ بھی اس طرح انسانی اقدار سے عاری ہو چکی ہوتیں تو اب تک بیسیوں نہیں بلکہ ہزارہا ظالمانہ واقعات رونما ہو چکے ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج حکومتی مُلّا یہ واویلا کر رہا ہے کہ جب تک انتظامیہ اور پولیس اور عدلیہ کے ضمیر کے خلاف سخت کاروائی نہیں کی جاتی یہ حکمنامہ صحیح معنوں میں نافذ العمل نہیں ہو سکتا۔

## حکمنامہ کی امتیازی شان

انسانی ظلم اور جبر و تشدد کی تاریخ میں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ کہ تشدد کے ذریعہ کسی مجبور اور بے بس انسان سے سچ اگلوانے کی کوشش کی گئی ہو۔ لیکن صدارتی حکمنامہ اس پہلو سے بے مثل اور بے نظیر ہے کہ کسی سیاسی حکومت نے جبر اور تشدد کے ذریعہ جھوٹ اُگلوانے کی ایسی ظالمانہ کوشش کی ہے۔

یہ حکمنامہ ہر صورت میں ایک احمدی کو جھوٹ بولنے پر مجبور کرتا ہے ورنہ سچ کی سزا تین سال قید اور غیر معین جرمانہ ہے۔ یہ صورت حال حسبِ ذیل امر سے واضح ہو جاتی ہے۔

حکومت کے شائع شدہ کسی فارم میں اگر احمدی اپنے آپ کو غیر مسلم ظاہر کرے تو یہ سراسر جھوٹ ہوگا۔ کیونکہ ہر احمدی کا اسلام کی سچائی پر غیر متزلزل ایمان ہے۔ پس اس کی طرف سے ہر ایسا اظہار جو اس کے عقیدہ کے خلاف ہو واضح جھوٹ ہوگا۔

اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے اور پاکستانی اسلام کی تعریف کے مطابق کلمۂ شہادت کے اقرار کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تکذیب کرے تو یہ بھی سراسر جھوٹ اور اس کے ایمان کے منافی ہوگا۔

اگر وہ سچ بولنے کی جرأت کرے اور صاف لکھ دے کہ میں تو اپنے آپ کو احمدی مسلمان یقین کرتا ہوں تو اس سچ کی سزا تین سال قید ہے جو بامشقت بھی ہو سکتی ہے اور لامتناہی جرمانہ بھی

## حرفِ آخر

اگر صدر محترم کی نیّت میں ذاتی عناد کا کھوٹ شامل نہ ہوتا تو اس مسئلہ کا حل کچھ مشکل نہ تھا اور احمدیوں کو جھوٹ بولنے پر مجبور کئے بغیر ایسی صورت تجویز ہو سکتی تھی۔ کہ وہ اپنے ضمیر کے مطابق جواب دیں اور یہ شبہ بھی نہ پڑے کہ وہ حکومت پاکستان کی تعریف کے مطابق اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہرگز ایسا نہیں چاہتے۔

دیانت کا تقاضہ یہ تھا کہ موجودہ طبع شدہ فارموں میں جہاں سرکاری مسلمان کی تعریف میں کلمۂ شہادت کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو جھوٹا کہنا لازم قرار دیا گیا ہے وہاں احمدی مذہب کی تعریف میں کلمۂ شہادت کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا اقرار رکھ دیا جاتا۔ اگر حکومت ایسا کرتی تو ہر احمدی بلا تردد اس تعریف کی رُو سے احمدی ہونے کا اقرار کر سکتا ہے۔ ہر چند کہ یہ اقرار غیر مسلموں کے لئے مخصوص حصّہ کی ذیل میں کیا جاتا۔

## تصحیح

بدر نمبر ۲۸ صفحہ ۲ کالم ۳

نیچے ولادت کے عنوان کے تحت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان کی طرف سے جو اعلان شائع ہوا ہے اُس کی پہلی سطر [illegible] کتابت سے کچھ الفاظ چھوٹ گئے ہیں۔ اصل عبارت اس طرح ہے:۔ "اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے داماد کے بڑے بھائی عزیز مکرم سید ناصر احمد صاحب ابن مکرم سید منظور [illegible] صاحب مقیم [illegible] (امریکہ) کو بتاریخ ۲۶ [illegible] پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔۔۔۔۔ ادارہ اس [illegible] کے لئے معذرت خواہ ہے۔

# باشرح چندہ ادا کرنا بہت بڑی نیکی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت اسپین کے افتتاح کے موقعہ پر فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باشرح اور باقاعدہ ادا نہ کرنے والے احباب جماعت کے متعلق فرمایا:-

"ظلم ہوگا ان پر جو محروم رہ جائیں اور قافلہ کہیں کا کہیں نکل جائے ان کو چھوڑ کر۔ اس لئے کچھ وقت ہمیں ان کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے دینا چاہئے۔ ان کو سمجھانا چاہئے پیار محبت سے ان کو بتانا چاہئے کہ کونسی نیکیاں ہیں۔ کونسی سعادتیں ہیں جن سے تم محروم ہوتے جا رہے ہو۔"

پس جملہ ایسے افراد جماعت جو اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام جلسہ سالانہ) اپنی صحیح آمد کے مطابق باشرح ادا کرنے میں کوتاہی کر کے ایک بہت بڑی نیکی سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق اپنی مالی قربانی کے معیار پر نظر ثانی کریں اور آئندہ باشرح چندہ ادا کر کے خود کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بنائیں۔ اس طرح ان کے رزق اور مال میں بھی خیر و برکت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور کی طرف سے عہدیداران مال پر خاص طور پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ ایسے افراد جماعت کو پیار اور محبت کے ساتھ سمجھایا جائے۔ اور ان کو بتایا جائے کہ معیار کے مطابق مالی قربانی کرنا کس قدر ضروری ہے اور خیر و برکت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو معیار کے مطابق مالی قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

# عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرماویں

تمام طور پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت ایسے وفات یافتہ موصی صاحبان کے تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ لے آتے ہیں جن کی منظوری مجلس کار پرداز سے نہیں لی ہوتی یا ایسے کم وقت میں اطلاع دیتے ہیں کہ منظوری حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران جماعت خصوصاً اور احباب جماعت عموماً قاعدہ نمبر ۲۹۵ کو ملحوظ رکھیں قاعدہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ قاعدہ نمبر ۲۹۵:-

"کسی موصی کی میت جو کسی دوسری جگہ بطور امانت دفن کی گئی ہو تو کم از کم چھ ماہ گزرنے کے بعد اسکو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کے لئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اور بلا حصول اجازت میت کو نہیں لایا جائیگا۔"

جس موصی کی میت لانے کی منظوری بھی مل گئی ہو اسکی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ کو حقیقی طور پر دینی ہوگی کہ ہم تابوت فلاں تاریخ کو لا رہے ہیں تا قبر وغیرہ کا انتظام قبل از وقت کیا جا سکے اور موقعہ پر مشکل پیش نہ ہو آئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

# بھدرک میں گاندھی جینتی کے موقعہ پر تقسیم لٹریچر

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بٹ مبلغ بھدرک اڑیسہ رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲ اکتوبر ۸۲ء گاندھی میدان بھدرک میں گاندھی جینتی کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں گاندھی جی کی سوانح پر روشنی ڈالی گئی۔ تقاریر سے قبل جماعت احمدیہ کی جانب سے خاکسار کو تلاوت قرآن مجید اور اس کا ترجمہ بیان کرنے کا موقعہ ملا۔ تقریب کے اختتام پر خاکسار کو نیز دیگر شرکاء کو انگریزی ہندی اور اڑیہ زبانوں میں لٹریچر تقسیم کرنے کی سعادت ملی۔ خاکسار کو احباب جماعت کے تعاون سے موضع کنگریا نامی مقام پر جا کر تبلیغ کرنے اور لٹریچر تقسیم کرنے کی بھی توفیق ملی۔ احباب جماعت ان مساعی کے نتیجہ خیز ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

اوّلین مجاہدین تحریک جدید کی قربانیوں کو جاری رکھنے کے بارے میں

# حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

(۱) "میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

(۲) "مجھے امید ہے اور ہماری توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے بچے ان کی قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے اور کبھی بھی ایسا وقت نہیں آئیگا کہ دفتر اوّل کے چندے کی مقدار کم ہونی شروع ہو جائے یہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتی رہے گی۔"

(۳) "اس دفتر کو بھی یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا۔ اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گے۔ تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔" (بدر ۱۷ فروری ۱۹۸۲ء)

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

# روحانی احتساب

## موصی صاحبان کی خاص توجہ کیلئے

وصیت کے شرائط سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کے افراد کو کتنے بلند معیار ایمان پر دیکھنا چاہتے ہیں حصہ آمد و حصہ جائیداد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہر موصی کے لئے واجب ہے کہ وہ

"متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔" (الوصیت)

لہذا چندوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہر موصی کو اپنا روحانی احتساب بھی کرتے رہنا چاہیئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

# درخواست ہائے دعا

(۱)۔ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ بیگم محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن لاس اینجلس (امریکہ) میں ہونے والا ہے۔ آپریشن کے ہر جہت سے کامیاب ہونے اور محترمہ موصوفہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ڈاکٹر عبدالرحمٰن مقیم امریکہ)

(۲)۔ مکرم حسن صاحب زیجح لوبے ساؤتھ افریقہ سے اپنے پوتے عزیز محمد صحیح لوبے کے عقیقہ کے لئے رقم بھجواتے ہوئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں اپنے پوتے کے نیک صالح و خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (امیر مقامی)

(۳)۔ مکرم شمیم احمد صاحب سوناگام (کشمیر) ایم بی بی ایس میں داخل کے لئے تحریری ٹیسٹ میں نمایاں کامیابی کے لئے (۴) سید مبشر احمد صاحب عالم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے بہنوئی مکرم سید سلیم احمد صاحب ساکن سکندرآباد کے اپنڈکس کے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ) (۵) جماعت احمدیہ سورو (اڑیسہ) بہت پہلے سے اپنی پختہ مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے لئے مناسب اور ضروری اسباب مہیا کرے تا اس کی برکت سے جماعت احمدیہ سورو ترقی کرتا ہوا یہ کام جلد ہو جائے۔ آمین۔

(خاکسار اسماعیل خان صدر جماعت سورو)

(۶)۔ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ حیدرآباد اپنے نواسوں عزیزان عبدالمتین راشد و عبدالمجیب ... لندن میں مقیم دونوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (ادارہ)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"۔
("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش
لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد۔ ۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF ▶
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER
AND
ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES
PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS,
OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN -143516.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز:-
آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱
HM
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے:- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر
HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔
AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS.
D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI-571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDEN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس؛
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲/۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر: ۴۴۴۷۱۷

# ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس - سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

## احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد کشمیر

## گڈ لک الیکٹرانکس
اندر سدر بیزر روڈ - اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.: MOOSA RAZA
PHONE: 605558.
BANGALORE - 2.

حیدرآباد دیلی فون نمبر - 42301

## بلیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۳۱)

فون نمبر: 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

## الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

# "اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ہاٹ پریشیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!